عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۲۷ شعبان تا ۳ رمضان ۱۴۲۸ھ مطابق ۸ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۳۴

قیمت: ۱۰ روپے

آیت خاتم النبیین کی تفسیر

رمضان المبارک کی عظمت و فضیلت

روزے کے آداب

اسلامی اعتدال پسندی کا امریکی معیار

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

روزہ میں انٹرنیٹ پر چیٹنگ

(عامر جان، کوئٹہ)

س:...... آپ کے کالم میں روزے میں غیر شرعی امور سے پرہیز سے متعلق مسئلہ پڑھا، میرے خیال میں روزے کی حالت میں انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرنا گناہ نہیں ہے، اسی طرح ٹی وی دیکھنا، کیوں کہ ٹی وی پر علمائے کرام اور مولانا حضرات غیر محرم خواتین کے ساتھ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں، درمیان میں کوئی پردہ بھی نہیں ہوتا، اس کی وضاحت فرمائیں؟

ج:...... انٹرنیٹ پر واہیات چیٹنگ اور خصوصاً خواتین سے، حرام ہے، روزہ کی حالت میں اس کی قباحت و شناعت کہیں زیادہ بڑھ جائے گی۔ اسی طرح ٹی وی دیکھنا بھی حرام و ناجائز ہے، جہاں تک ٹی وی پر آنے والے علماء کے طرز عمل کا تعلق ہے، وہ ان کا ذاتی فعل ہے، اس کے ذمہ دار وہ خود ہیں، آپ ان کے عمل کو گناہ کے جواز کا ذریعہ نہیں بنا سکتے۔

روزہ نہیں ٹوٹتا

سعادالدین، کوئٹہ

س:...... اگر روزے کی حالت میں ناک میں پانی جائے تو کیا روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے؟

ج:...... روزہ کی حالت میں ناک میں پانی جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، فتویٰ اسی پر ہے۔

سحری کر کے نیت بھول جانا

ایاز احمد، کراچی

س:...... اگر کوئی شخص سحری کر کے سو جائے اور روزہ رکھنے کی نیت بھول جائے تو کیا روزہ قبول ہوگا؟

ج:...... جی ہاں اس کا روزہ ہوگیا، کیونکہ رمضان میں سحری کے وقت اٹھنا اور سحری

مولانا سعید احمد جلال پوری

کھانا بجائے خود سنت ہے، اور نیت تو دل کے ارادہ کا نام ہے اور وہ اس کے دل میں تھی جب ہی تو وہ سحری کے لئے جاگا۔

تراویح کے بغیر روزہ

نعمان خان، کراچی

س:...... نماز تراویح کی ادائیگی کے بغیر روزہ رکھنا کیسا ہے؟ اگر کوئی مجبوری کی بنا پر تراویح نہ پڑھے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج:...... تراویح سنت موکدہ علی الکفایہ ہے، اگر کسی محلہ اور علاقہ کے سب لوگ تراویح چھوڑ دیں تو مسلمان حکمران کو ان کے خلاف جنگ کرنا چاہئے، تاہم اگر کبھی مجبوری سے کسی کی تراویح رہ گئی ہو تو تراویح کے بغیر روزہ درست ہے۔

قضا روزوں کا فدیہ

آمنہ شکور، کراچی

س:...... رمضان کے مہینے میں بیماری کی وجہ سے چند روزے رہ گئے تھے، صحت ابھی تک خراب ہے، روزوں کا کفارہ کیا ہے؟

ج:...... جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ اب مرنے تک صحت بحال نہیں ہوگی اور روزہ نہیں رکھ سکوں گی، اس وقت تک زندگی میں روزوں کا فدیہ دینا صحیح نہیں، اگر یہ یقین ہو جائے اور ڈاکٹر یا حکیم حاذق بتلا دے کہ اب صحت بحال ہونا مشکل ہے یا عمر کی اس حد کو پہنچ جائے کہ روزے رکھنا ناممکن ہوں تو زندگی میں فدیہ دیا جاسکتا ہے، ورنہ جب صحت بحال ہو جائے تب روزے قضا کئے جائیں چاہے اس پر کتنا سال ہی کیوں نہ لگ جائیں، البتہ ایسی صورت میں یہ وصیت لکھ کر رکھ لی جائے کہ میرے اتنے روزے قضا ہیں، میرے مرنے کے بعد ان کا فدیہ دے دیا جائے۔ ایک روزہ کا اتنا فدیہ ہے جتنا صدقہ فطر ہوتا ہے۔

☆☆..................☆☆

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۳۴ ۲۷شعبان تا ۳رمضان ۱۴۲۸ھ مطابق ۸تا۱۵ستمبر ۲۰۰۷ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا — کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

روزے کے آداب	اداریہ	۴
رمضان المبارک کی عظمت وفضیلت	مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی	۶
اسلامی اعتدال پسندی کا امریکی معیار	ذاکر اعظمی	۱۰
جو علم خدا کے نام کے بغیر ہو	مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ	۱۳
آیت خاتم النبیین کی تفسیر	ترتیب: قاضی احسان احمد	۱۵
مسلمانوں کی اولین ذمہ داری	سیّد محمد واضح حسنی ندوی	۱۸
تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس	خان محمد صابری	۲۲
خبروں پر ایک نظر	ادارہ	۲۴

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷روپے۔ ششماہی: ۱۷۵روپے۔ سالانہ: ۳۵۰روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

روزے کے آداب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

روزہ عبادت بدنیہ میں سے وہ اہم ترین عبادت ہے جس کی وجہ سے روزہ دار کے منہ کی بو کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک سے زیادہ پسندیدگی کا شرف حاصل ہے' یہی وہ عبادت ہے جس کے اجر اور جزاء کا پیمانہ دوسرے اعمال سے مختلف ہے' چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

''روزہ میرے لئے ہے' اس کا بدلہ بھی میں خود ہی اپنے شایانِ شان عطا کروں گا۔''

دوسری حدیث میں ہے:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ابن آدم کا ہر عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک یا جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بڑھایا جاتا ہے' لیکن روزے کا معاملہ اس سے مختلف ہے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: روزہ چونکہ صرف میرے لئے رکھا جاتا ہے' تو اس کا بدلہ بھی میں خود ہی اپنے شایانِ شان دوں گا' کیونکہ بندہ میرے لئے کھانا پینا اور اپنی خواہشات ترک کرتا ہے۔'' (مسند احمد' نسائی)

اس کے علاوہ روزے کو دوسری عبادات پر یوں بھی فضیلت حاصل ہے کہ روزے کو بہت سے مقامات پر اور کئی ایک گناہوں اور سیئات کا کفارہ قرار دیا ہے' چنانچہ کفارۂ قتل' کفارۂ ظہار' کفارۂ قسم اور حج میں ترکِ واجب کی بعض صورتوں میں بھی روزے کو کفارے کی صورت میں رکھا گیا ہے' یہ وہ تمام خصوصیات ہیں جو روزے کے علاوہ کسی عبادت کو شاید ہی حاصل ہوں' اس لئے ضروری ہے کہ اس اہم ترین عبادت کو آداب کی رعایت رکھتے ہوئے نہایت اہتمام سے ادا کیا جائے' تاکہ زیادہ سے زیادہ اس کے ثمرات و برکات حاصل ہوں' لہٰذا روزے کی حالت میں غیبت' چغل خوری' جھوٹ' فحش گوئی' گالم گلوچ اور بے حیائی کے تمام کاموں سے پرہیز کیا جائے اور اسے ہر قسم کے گناہوں کی آمیزش سے بچایا جائے' حتیٰ کہ آنکھ' کان' ہاتھ' پاؤں اور تمام اعضاء کو غلط استعمال سے روکا جائے۔

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جو شخص (روزے کی حالت میں) قول و فعل میں جھوٹ کو نہیں چھوڑتا' اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔'' (مشکوٰۃ: ۱۷۶)

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے:

''بہت سارے روزہ دار ایسے ہیں' جنہیں سوائے بھوکا پیاسا رہنے کے' روزے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''

اس لئے کہ کھانا پینا جو عام حالات میں جائز اور مباح تھا' روزے کی حالت میں جب وہ ممنوع اور ناجائز ہے تو گناہ...... جس کا ارتکاب ہر حال میں ناجائز اور حرام ہے...... روزے کی حالت میں بطریق اولیٰ ناجائز اور حرام ہوگا۔

مگر افسوس! کہ ہم روزے کی حالت میں کھانے پینے سے تو پرہیز کرتے ہیں' لیکن گناہوں اور حرام کاموں' جیسے: جھوٹ' غیبت' چغل خوری' فحش گوئی' ٹی وی' سینما بینی سے باز نہیں آتے' بلکہ سخت افسوس کا مقام ہے کہ روزہ کاٹنے کے لئے کیبل پر فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ صوفیاء حضرات تو روزے میں حتی الوسع کلام کرنے سے بھی منع فرماتے ہیں' ان کے نزدیک روزہ فقط عبادت کے لئے ہے اور عبادت میں سب سے زیادہ فوقیت کلامِ الٰہی کی تلاوت کو ہے۔ ہمارے شیخ الحدیث حضرت

مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ روزے میں بات چیت کرنے کے سخت خلاف تھے' فرماتے تھے کہ: یا عبادت کرو' ورنہ سو جاؤ اور ظاہر ہے کہ جب روزہ دار سو جائے گا تو بہت سے معاصی سے محفوظ رہے گا' بلکہ روزہ دار کا سونا بھی انشاء اللہ عبادت میں شمار ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''رمضان کے معاملے میں اللہ سے ڈرو! اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اللہ عزوجل نے گیارہ مہینے تمہارے لئے ایسے بنائے ہیں کہ تم ان میں پیٹ بھر کر کھاتے پیتے ہو' رمضان کا مہینہ اللہ کا مہینہ ہے پس اس میں تم اپنے نفسوں کی حفاظت کرو (کہ کسی طرح وہ حدود سے تجاوز نہ کرنے پائیں)۔''

پس جو لوگ رمضان المبارک اور روزے کی حالت میں بھی گناہوں اور محرمات سے باز نہیں آتے' وہ درحقیقت روزہ دار ہی نہیں' کیونکہ روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنے کا نام نہیں' اور نہ اللہ تعالیٰ انسان کو بھوکا پیاسا رکھنا چاہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و شفقت اور فضل و کرم کے تحت اس بہانے انسان کو نوازنا چاہتے ہیں' چنانچہ اللہ تعالیٰ انسان کو روزے کا مکلف بنا کر اس کو اخلاق رذیلہ سے پاک کر کے ملکوتی اوصاف کا حامل بنانا چاہتے ہیں' تاکہ انسان تمام روحانی اور اخلاقی امراض سے پاک صاف ہو کر اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند اور اوامر و نواہی کی بجا آوری کا خوگر ہو جائے اور ظاہر ہے جب انسان روزوں پر مداومت کرتا ہے تو آہستہ آہستہ ضعف و اضمحلال کے باعث شہوت نفس کی طغیانی کم ہوتی ہے' اور گناہ کے جذبات ماند پڑ جاتے ہیں تا آنکہ نفس کی اصلاح ہو جاتی ہے اور اس کے علاوہ مہینہ بھر اپنے نفس کو کنٹرول کرنے سے باقی گیارہ مہینے میں اپنے نفس کو کنٹرول کرنا اور گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے' پھر اس کے علاوہ روزہ رکھنے سے فقراء اور مساکین پر رفق و احسان اور مواسات و خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے' اور اپنی بھوک اور پیاس سے دوسروں کی بھوک و پیاس کا احساس ہونے پر ان سے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور نرم دل ہو جاتا ہے۔

چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے:

''حضرت یوسف علیہ السلام کو جب مصر کا والی بنا دیا گیا اور مصر میں قحط پڑ گیا اور مہنگائی بڑھ گئی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی خوراک میں کمی کر دی' کسی نے عرض کیا: حضرت! آپ شاہی خزانوں کے مالک ہوتے ہوئے اس قدر تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں پیٹ بھر کر کھانے سے بھوکوں کو نہ بھول جاؤں۔''

بہر حال روزے سے پاکیزہ فکر' عمدہ فہم اور طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے' جبکہ پیٹ بھر کھانے سے کئی قسم کے مفاسد اور امراض پیدا ہوتے ہیں' چنانچہ لکھا ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے سے کاہلی' سستی' حماقت و بیوقوفی اور قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے' اسی لئے بعض علماء فرماتے ہیں کہ: شریعت میں روزہ مشروع ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ انسانوں میں تادیب نفس' پاکیزگی اخلاق اور جذبہ مواسات پیدا کیا جائے' کئی فلاسفہ اور ماہرین طب کا خیال ہے کہ فاقے کی حالت میں تدبر و تفکر کی صلاحیت میں اضافہ ہو جاتا ہے' مسلمان کو مفت کا فاقہ روزے کی شکل میں ملا' یقیناً روزہ دار کی زبان و قلم سے حکمت کی باتیں نکلیں گی۔

ضروری ہے کہ روزہ دار اپنے آپ کو ان تمام اعمال سے دور رکھے جو قساوت قلبی پیدا کرتے ہیں یا گناہوں کی غلاظت سے ملوث کرتے ہیں' مثلاً: روزے میں زیادہ غصہ کرنا سخت ناروا ہے' روزہ دار کو چاہئے کہ ان تمام اعمال کا اہتمام کرے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت و قرب کا ذریعہ ہوں' اس کو چاہئے کہ بارگاہ الٰہی کی پیشی سے ڈرتے ہوئے زبان' ہاتھ' کان' ناک اور آنکھ اور دوسرے تمام اعضاء کو معصیت سے بچائے' بلکہ اپنی رفتار' گفتار اور چال چلن کو شریعت کے مطابق ڈھالنے کی سعی کرے' رزق حلال سے روزہ رکھے اور پاک و طیب مال سے روزہ افطار کرے' فضول گوئی سے پرہیز کرے' کثرت سے تلاوت کلام' تہجد و نوافل' اللہ کے ذکر اور استغفار کا اہتمام کرے اور جنت کی طلب کرے اور جہنم سے استغفار کرے' قرآن کریم کی تلاوت کا تو بہت زیادہ اہتمام کرے' انشاء اللہ! اس اہتمام سے رمضان اور روزے کی برکات بکمال و تمام حاصل ہوں گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

رمضان المبارک کی عظمت وفضیلت اور اس کے احکام ومسائل

مفتی حبیب الرحمٰن لدھیانوی

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا‘ جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح دلائل ہیں ہدایت سے اور حق وباطل میں فرق کرنے والا ہے۔“ (البقرہ:۱۸۵)

یہ رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت ہے کہ اس میں حق تعالیٰ شانہ کا پاک کلام نازل ہوا‘ جو انسانیت کی ہدایت وراہنمائی کا سرچشمہ ہے‘ اس آیت مبارکہ میں حق تعالیٰ شانہ نے قرآن کریم اور رمضان المبارک دونوں کی نسبت اور گہرے تعلق کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جس طرح قرآن مجید کا ایک ایک حرف سراپائے رحمت ہے‘ ایک ایک حرف میں اجروثواب کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا خاص نور نازل ہوتا ہے‘ اسی طرح رمضان المبارک کے مہینہ کا ایک ایک لمحہ بھی سراپائے رحمت ہے‘ رمضان المبارک کے ہر ایک لمحہ کی عبادت کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور نعمتوں کی بے پایاں دولتیں نصیب ہوتی ہیں‘ جس طرح قرآن مجید کی محبت اور اس کی تلاوت اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہوتی ہے‘ ایسے رمضان المبارک کے روزے تراویح اور عبادات بھی اللہ تعالیٰ کے قرب اور نجات کا ذریعہ ہیں۔

رمضان المبارک کی ایک خصوصی فضیلت یہ بھی حاصل ہے کہ عموماً تمام کتب سماوی حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے اسی مہینہ میں نازل ہوئیں‘ چنانچہ قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر تمام کا تمام اسی ماہ میں نازل ہوا‘ اور وہاں سے حسب موقع تھوڑا تھوڑا نازل ہوا‘ اس کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے اسی ماہ کی یکم یا تین تاریخ کو عطا ہوئے‘ حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور ۸ یا ۱۲ رمضان کو ملی‘ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت ۶ رمضان المبارک کو عطا ہوئی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل ۱۲ یا ۱۳ رمضان المبارک کو ملی‘ جس سے معلوم ہوا کہ اس ماہ کو کلام الٰہی کے ساتھ خاص مناسبت اور تعلق ہے‘ اسی وجہ سے تلاوت کی کثرت اسی مہینہ میں منقول ہے‘ اور مشائخ کا معمول بھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید سناتے تھے اور بعض روایات میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کو سناتے تھے‘ ان دونوں روایات میں تطبیق سے علماء کرام نے قرآن مجید کے دور کرنے کا جو عام طور پر رائج ہے استحباب نکالا ہے۔

احادیث مبارکہ:

”حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کی خاطر سال کے شروع سے لے کر آخر تک جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے‘ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہے: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔“ (مشکوٰۃ اوسط ص:۱۴۲‘ ج:۳)

”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: یہ رمضان المبارک آچکا ہے‘ اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں‘ دوزخ کو دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں‘ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان المبارک داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں

روزہ دار کے منہ کی بو (جو معدہ کے خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے......“ (بخاری‘ مسلم‘ مشکوٰۃ)

(اور ایک روایت میں ہے کہ: جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ: رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں) اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کردیئے جاتے ہیں۔" (بخاری ومسلم)

اور ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: تم پر رمضان المبارک کا مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے' اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں' اور سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں' اس میں اللہ تعالیٰ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔" (مشکوٰۃ)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں: (۱) یہ کہ ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے' (۲) یہ کہ ان کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں' (۳) جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں' (۴) اس میں سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں' (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں' بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔"

> "جو شخص بلا عذر شرعی (قصداً) ایک دن بھی رمضان کے روزے کو افطار کردے' غیر رمضان کا روزہ چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔"

روزے کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔" (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے کیونکہ: "الصوم لی وانا اجزی بہ" روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا' (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں: ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی' اور روزہ دار کے منہ کی بو (جو معدہ کے خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے......الخ" (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما

> حدیث شریف میں ہے کہ: "میری امت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی ہیں: (۱) یہ کہ ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے' (۲) یہ کہ ان کے لئے دریا کی مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں' (۳) جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے پھر حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں' (۴) اس میں سرکش شیاطین قید کردیئے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں' (۵) رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں' بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔"

سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم بندے کی شفاعت کرتے ہیں (یعنی قیامت کے دن کریں گے) روزہ کہتا ہے: اے میرے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے اور دیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے اور قرآن کریم کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمایئے چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

"عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال من افطر يوماً من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقضه صوم الدهر كله وان صامه." (مشکوٰۃ)

ترجمہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا عذر شرعی (قصداً) ایک دن بھی رمضان کے روزے کو افطار کردے' غیر رمضان کا روزہ' چاہے تمام عمر کے روزے رکھے اس کا بدل نہیں ہوسکتا۔"

روزہ رکھنے کی نیت:

نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں' الفاظ کے ساتھ نیت کرنا ضروری نہیں ہے' الفاظ کو زبان سے کہے بغیر بھی نیت ہوجاتی ہے۔

"وبصوم غد نويت."

ترجمہ: "اور میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں۔"

رمضان کے روزہ رکھنے کی نیت:

"وبصوم غد نويت من شهر رمضان."

قضا روزے کی نیت:

"وبصوم غد نويت من قضاء رمضان."

ترجمہ: "صبح کو قضائے رمضان کا روزہ رکھنے کی نیت کرتا/کرتی ہوں۔"

مسئلہ: نفل روزہ کی نیت نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے کرنا صحیح ہے' مگر قضا روزے اور نذر کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے کرلینا شرط ہے۔

افطار کی دعا:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

"ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله."

ترجمہ: "پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر ان شاء اللہ ثابت ہوگیا۔"

حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے:

"اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت." (مشکوٰۃ)

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔"

تراویح:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس نے ایمان کے جذبے سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔"

(بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزہ کو فرض کیا اور اس کے قیام یعنی تراویح کو سنت کیا' اس سے معلوم ہوا کہ تراویح کا حکم بھی خود حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے' پھر جن روایات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی طرف منسوب فرمایا کہ: "میں نے سنت کیا" ان سے مراد تاکید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بہت تاکید فرماتے تھے۔

"جعل الله صيامه فريضة وقيام ليله تطوعاً." (مشکوٰۃ ص:۱۷۳)

مسئلہ: رمضان المبارک کے پورے مہینہ کی تراویح پڑھنا مستقل ایک سنت ہے' اور پورے کلام اللہ شریف کا تراویح میں پڑھنا یا سننا مستقل سنت ہے' اگر کوئی شخص پانچ روزہ' چھ روزہ یا دس روزہ تراویح میں پورا قرآن مجید سن لیتا ہے تو اس نے ایک سنت کو پورا

اگر کوئی بیمار ہو اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو صحت کے بعد روزہ قضا رکھنا فرض ہے' البتہ اگر صحت کی کوئی امید نہ ہو تو آخر دم تک روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو بالکل مایوسی ہوتی ہو تو روزہ کا فدیہ دیدے

کیا؟ اگر اس کے بعد تراویح کو بلاعذر ترک کرے گا تو گناہگار ہوگا‘ اس لئے کہ اس نے تراویح کی سنت کو ترک کیا۔

مسئلہ: تراویح کا وقت عشاء سے لے کر صبح صادق تک ہے‘ اگر کوئی شخص صبح صادق تک تراویح نہیں پڑھ سکا‘ اس کی تراویح قضا ہوگئی‘ اب اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا کیونکہ تراویح کی قضا نہیں۔

مسئلہ: تراویح کے بعد وتر کا پڑھنا افضل ہے لیکن اگر کوئی شخص وتر پہلے پڑھ چکا ہو تو بھی درست ہے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

۱:.... بھول کر کھا پی لینے یا جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ روزہ فرض‘ واجب یا نفل ہو۔
(فتح القدیر۲/۲۵۴‘ ردالمختار۲/۴۹)

روزہ کی حالت میں بھول کر کھانے پینے‘ خوشبو لگانے‘ سرمہ اور تیل لگانے‘ غسل کرنے اور انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۲:.... خوشبو خواہ کتنی ہی تیز ہو‘ سونگھنے سے روزہ نہیں جاتا‘ اسی طرح گرد و غبار‘ مکھی یا کسی قسم کا دھواں بے اختیار حلق میں اتر جائے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ردالمختار۲/۳۹۵)

۳:.... سرمہ اور تیل وغیرہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا‘ اسی طرح آنکھ میں دوائی ڈالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ردالمختار۲/۳۹۵)

۴:.... مسواک کرنے سے خواہ تر ہو یا خشک ہو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (ردالمختار۲/۴۱۹)

۵:.... کلی کرنا‘ غسل کرنا‘ ناک میں پانی چڑھانا‘ گیلا کپڑا بدن پر لپیٹنا بلاکراہت جائز ہے‘ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۶:.... انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (امداد الفتاویٰ۲/۱۴۵)

۷:.... کان میں پانی پڑنے‘ چنے کے برابر دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنسی رہ گئی‘ اسے نگلنے‘ دانتوں کا خون نکل کر حلق تک پہنچا اور پیٹ تک نہ پہنچا یا پیٹ تک پہنچا لیکن تھوک خون پر غالب تھا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا‘ ناک کی رطوبت‘ بلغم یا لعاب سے تر ہونٹوں کو چاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے:

کان اور ناک میں دوا ڈالنا‘ جان بوجھ کر منہ بھر کے قے کرنا‘ کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جائے‘ بشرطیکہ روزہ یاد بھی ہو‘ عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہوجانا‘ کوئی ایسی چیز نگل لینا جو عادتاً کھائی نہیں جاتی ہو جیسے پتھر‘ کنکر‘ مٹی‘ روئی‘ کاغذ‘ گھاس‘ لکڑی‘ لوہا‘ کچا گیہوں کا دانا وغیرہ‘ قصداً دھواں ناک یا حلق میں پہنچانا‘ بیڑی سگریٹ حقہ پینا اس حکم میں ہے‘ بھول کر کھا پی لیا اور خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا‘ پھر جان بوجھ کر پانی پی لیا‘ غروب آفتاب سے قبل یہ خیال کرکے کہ غروب آفتاب ہوگیا روزہ افطار کرلیا‘ ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا مگر صرف قضا لازم آئے گی کفارہ لازم نہیں آئے گا۔
(ردالمختار۲/۴۰۱)

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں:

روزہ دار نے جان بوجھ کر کوئی دوا یا غذا کھا پی لی‘ بیوی سے صحبت کرلی‘ تل یا تل کے برابر کوئی چیز بغیر چبائے نگل جائے‘ بھول کر کھاتے یا پیتے ہوئے روزہ یاد آ گیا پھر بھی کھانا پینا جاری رکھا‘ یہ علم تھا کہ احتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا‘ روزہ دار کو احتلام ہوگیا پھر بھی کھا پی لیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور کفارہ اور قضا دونوں لازم ہوں گے۔

روزہ کا کفارہ:

رمضان المبارک میں روزہ رکھ کر بغیر کسی عذر شرعی روزہ توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے‘ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام کا آزاد کرنا ورنہ بلاناغہ ساٹھ روزے رکھے‘ اگر روزہ نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے:

بلاضرورت کوئی چیز چبانا‘ نمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوکنا‘ قصداً منہ میں تھوک بھر کر نگل لینا‘ تمام دن ناپاک رہنا‘ ناک یا کلی میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا‘ غیبت کرنا‘ جھوٹ بولنا‘ جھگڑا کرنا‘ فضول باتیں کرنا‘ گالی گلوچ کرنا‘ منجن یا ٹوتھ پیسٹ کا استعمال کرنا‘ یہ تمام چیزیں مکروہ ہیں‘ ان سے روزہ کے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

فدیہ کے مسائل:

اگر کوئی بیمار ہو اور روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو صحت کے بعد روزہ قضا رکھنا فرض ہے‘ البتہ اگر صحت کی کوئی امید نہ ہو یا آخر دم تک روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو یا بالکل مایوسی ہوتی ہو تو روزہ کا فدیہ دے دے یعنی ایک روزہ کے عوض نصف صاع گندم یا اس کی قیمت کسی مسکین کو دے دے۔
(خلاصۃ الفتاویٰ۲/۲۶۱)

فدیہ رمضان سے قبل دینا جائز نہیں رمضان شروع ہونے کے بعد آئندہ ایام کا فدیہ ایک ساتھ دے سکتے ہیں۔
(ردالمختار۲/۴۲۷‘ احسن الفتاویٰ۴/۴۳۵)

☆☆.........☆☆

اسلامی اعتدال پسندی کا امریکی معیار

ڈاکٹر اعظمی' الریاض

حال ہی میں معروف امریکی تحقیقی ادارہ (RAND Corporation) جس کی سرپرستی حکومت امریکا سالانہ ۱۵۰ ملین ڈالر کے خطیر بجٹ سے کرتی ہے' اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے ایک تازہ ترین رپورٹ پیش کی ہے' مذکورہ رپورٹ کی تیاری میں تین سال کا عرصہ لگا جو ۱۷۰ صفحات پر مشتمل ہے اور اس کا عنوان ہے: "اعتدال پسند مسلم معاشرہ کا قیام" (Building Moderate Muslim Networks) اس رپورٹ میں اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جس جارحانہ انداز میں زہرافشانی کی گئی ہے وہ امریکا اور اہل مغرب کے مذہبی تعصب اور انتہا پسندی کا آئینہ دار ہے' ذیل کی سطور میں ہم اس مبنی بر تعصب رپورٹ کے بارے میں تجزیہ پیش کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے۔

اس تحقیقی رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ عصر حاضر میں مغرب نواز اعتدال پسند مسلم قیادت کو کس طرح ابھارا جائے' مسلمانوں کو ان کے اصلی سرچشمے یعنی قرآن و سنت سے کس طرح برگشتہ کیا جائے' سیکولرازم اور مغربی افکار کو مسلم معاشروں میں کس طرح پروان چڑھایا جائے' وہ کون سے وسائل ہیں جو مسلم نوجوانوں کے دلوں میں ان کے مذہب کے تعلق سے شکوک و شبہات پیدا کرسکتے ہیں' اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو اس بات پر کس طرح قائل کیا جائے کہ ان کی پستی اور زبوں حالی سے نجات صرف اور صرف امریکی اعتدال پسند اسلام کو اپنانے میں مضمر ہے۔

رپورٹ ہذا مسلم معاشروں میں ایک فکری و نظریاتی اسلامی انقلاب کی بات کرتی ہے' جو امریکا اور مغرب نواز ہو' یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل امریکا صوفیت اور تقلیدی اسلام کو اہل مغرب کے لئے خطرہ نہیں تصور کرتا تھا' لیکن مذکورہ رپورٹ کی روشنی میں بلاکسی تفریق کے ساری دنیا کے مسلمانوں کو امریکا اور اہل مغرب کے لئے بطور چیلنج پیش کیا گیا ہے' جن کے خطرات سے نمٹنے کے لئے مسلم دنیا میں امریکا کی جانب سے پیش کردہ اعتدال پسند اسلام یا امریکی اسلام کا انقلاب برپا کرنا ازحد ضروری ہے' اس مختصر تمہید کے بعد ہم اس رپورٹ میں زیر بحث آئے اہم نقاط پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں:

اسلام کی تشکیل نو:

اس رپورٹ کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کا مرکزی محور امریکا کی عالمی سیاست ہے' جس کا اصل ہدف شیعہ' سنی اختلافات کو ہوا دینا' سعودی عرب اور دیگر مسلم ممالک کے تئیں معاندانہ رویہ کو اختیار کرنا' اور نہ صرف اسلام پسندوں بلکہ پورے اسلامی معاشرہ کو امریکا کا ہمنوا بنانا ہے تاکہ ساری دنیا کے مسلمان امریکا سے کندھا سے کندھا ملا کر چل سکیں اور بقول امریکا عصر حاضر کے تقاضوں کو پورا کرسکیں' علاوہ ازیں مذکورہ رپورٹ اس بات پر زور دیتی ہے کہ کمیونزم کے سابقہ تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اعتدال پسند یا انتہا پسند مسلمان کے بجائے اسلام کے پورے ڈھانچہ کی اوور ہالنگ (Overhauling) کی جائے اور سارے مسلمانوں کو ایک ہی زمرہ میں شمار کیا جائے اور انہیں اہل مغرب کے لئے ایک کھلا چیلنج تصور کیا جائے۔

واضح رہے کہ مذکورہ ادارہ کی ۲۰۰۴ء کی رپورٹ نے بش انتظامیہ کو سفارشات پیش کی تھیں کہ اسلام پسند یا شدت پسند مسلمانوں کے خلاف جنگ کو جیتنے کے لئے اشتراکی ذہن رکھنے والے مسلم گروپوں کی بھرپور مدد کی جائے تاکہ وہ شدت پسندوں سے برسرپیکار ہوکر ساری اسلامی دنیا میں اعتدال پسندی اور جدیدیت کے نام پر امریکا اور مغرب کے مفادات کو تحفظ فراہم کرسکیں' اس کے برعکس موجودہ رپورٹ اعتدال پسند مسلم نیٹ ورک کے قیام کی پرزور اپیل کرتی ہے' اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اصل مقصد اب نفس اسلام کو ہی تبدیل کرنا ہے' کیونکہ سابقہ تجربات کی روشنی میں مسلمان خواہ اعتدال پسند ہو یا شدت پسند وہ بحیثیت مجموعی اس شریعت محمدی پر ایمان رکھتا ہے' جس پر ان کی دنیا و آخرت کی کامیابی کا سارا دارومدار ہے' لہٰذا اسلام کے ڈھانچہ کو تبدیل کئے بغیر مسلمانوں کی مذہبی سوچ میں تبدیلی پیدا کرنا سعی لاحاصل ہے۔

اعتدال پسندی کا امریکی معیار کیا ہے؟

مذکورہ رپورٹ کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ رپورٹ ہذا اسلام پسندوں' شدت پسندوں اور (Radical) مسلمانوں کے درمیان دانستہ طور پر شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ لبرل اور اعتدال پسند مسلمانوں (Moderate and Liberal Muslims) کو ہر طرح کی مالی اور فکری امداد فراہم کی جائے' بحیثیت مجموعی اس رپورٹ کی روشنی میں امریکی اعتدال

پسندی کی تعریف صرف ان مسلمانوں پر صادق آئی ہے جو امریکا کی جانب سے وضع کردہ اعتدال پسندی کی مندرجہ ذیل شرائط پر پورے اترتے ہوں:

ا:...... اسلامی شریعت کے نفاذ کو غیر ضروری سمجھنا۔

۲:...... اس بات پر ایمان رکھنا کہ عورت شوہر کے بجائے (Boy Friend) کو اختیار کرنے میں کلی طور پر آزاد ہے۔

۳:...... اقلیتی مذہب سے تعلق رکھنے والے شخص کے مسلم اکثریت والے ملک کے اعلیٰ منصب پر فائز ہونے کو جائز تصور کرنا۔

۴:...... لبرل مسلمانوں کی حتی المقدور مدد کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۵:...... صرف دو طرح کے اسلامی رجحان کی تائید کرنا' ایک تقلیدی اسلام یعنی وہ مسلمان جو نماز کے علاوہ دین کے دوسرے امور سے بے بہرہ ہو' دوسرے وہ صوفی مسلمان جو قبر پرستی وغیرہ جیسی بدعات کو صحیح تصور کرتے ہیں' ان دونوں اسلامی رجحان کے علاوہ سارے اسلامی افکار کو وہابیت کے زمرے میں شمار کیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ اسلام کا یہ تصور شرق اوسط میں امریکا کے سابق سفیر ڈینس روس کی اس سفارش کی روشنی میں وضع کیا گیا ہے' جس میں سیکولر یا لبرل اسلام کے فروغ پر زور دیا گیا ہے' جس کا مقصد ایسی سیکولر تنظیموں کا قیام ہے جو ہو بہو وہی دینی اور سماجی خدمات انجام دیں' جو عام طور سے اسلامی تنظیمیں انجام دیتی ہیں' خواہ وہ طبی کیمپ کی صورت میں ہو یا یتیموں کی کفالت کا مسئلہ وغیرہ۔

مذکورہ رپورٹ کا سب سے مضحکہ خیز پہلو یہ ہے کہ اعتدال پسند مسلمان کے معیار کو جاننے کے لئے دس سوال وضع کئے گئے ہیں' جو مسلمان اس مندرجہ ذیل معیار پر پورا اترے گا' وہی اعتدال پسند کہلائے گا۔

ا:...... وہی جمہوریت قابل قبول ہوگی جو مغرب کے معیار پر پورا اترے گی۔

۲:...... جمہوریت اسلامی اصول ومبادی سے متصادم ہے۔

۳:...... اسلامی شریعت کا نفاذ اعتدال پسند اور انتہا پسند مسلمان کے درمیان خط فاصل ہے۔

۴:...... اعتدال پسند مسلمان وہ ہے جو عورتوں کے حقوق کو عصر حاضر کے تناظر میں دیکھے نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں۔

۵:...... کیا آپ شدت پسندی کی تائید کرتے ہیں؟

۶:...... کیا آپ جمہوریت کو اس کے وسیع تر یعنی مغرب کے وضع کردہ انسانی حقوق کے تناظر میں دیکھتے ہیں (جو اباحیت اور ہم جنسی جیسے قبیح اعمال کو جائز تصور کرتا ہے)؟

۷:...... کیا آپ اس جمہوریت کے تعلق سے کچھ تحفظات رکھتے ہیں جو فرد کو تبدیلی مذہب کی مکمل آزادی دیتی ہے؟

۸:...... کیا آپ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ انسان اپنا مذہب تبدیل کرنے میں پوری طرح سے آزاد ہے؟

۹:...... کیا آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حکومت کی ذمہ داری صرف شریعت کے فوجداری (Criminal) پہلو کا نفاذ ہے؟ یا صرف شریعت کی سول کوڈ کو ہی نافذ کیا جانا چاہئے؟ کیا آپ اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ اسلامی شریعت کے ماسوا دنیا کو دوسرے قوانین یعنی کیمونزم یا اشتراکیت وغیرہ کو اسلامی معاشرہ میں نافذ کیا جاسکتا ہے؟

۱۰:...... کیا آپ اس امر پر یقین رکھتے ہیں کہ اقلیت سے تعلق رکھنے والا شخص مسلم معاشرہ میں اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوسکتا ہے؟ کیا ایک غیر مسلم پوری آزادی کے ساتھ ایک اکثریتی مسلم ملک میں اپنی عبادت گاہ تعمیر کرسکتا ہے؟

انہیں سوالوں کے جوابات کی روشنی میں یہ متعین کرنا ہوگا کہ ایک مسلمان امریکی معیار کے مطابق اعتدال پسند ہے یا شدت پسند؟ علاوہ ازیں رپورٹ ہذا عالم اسلام میں پائے جانے والے اعتدال پسند مسلمانوں کی مندرجہ ذیل تین قسمیں بیان کررہی ہے:

ا:...... اشتراکی ذہن رکھنے والے لبرل مسلمان

ختم نبوت کی شہادت

ختم نبوت تو ایک ایسا یقینی عقیدہ ہے کہ جس پر نہ صرف کتاب اللہ بلکہ سابقہ کتب سماویہ بھی شاہد ہیں' اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متواتر احادیث بھی اس پر شاہد ہیں' اور نہ صرف زندہ انسانوں نے بلکہ وفات شدہ انسانوں نے بھی اس پر شہادت دی ہے' جیسا کہ زید بن حارثہؓ کا واقعہ مشہور ہے کہ انہوں نے وفات کے بعد ''خرق عادت'' کے طور پر کلام کیا اور کہا کہ: ''محمد اللہ کے رسول ہیں' نبی امی اور خاتم انبیاء ہیں' ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا' اسی طرح پہلی کتابوں میں ہے' اور پھر فرمایا کہ: ''سچ ہے' سچ ہے۔''

(المواہب اللدنیہ مع شرح الزرقانی ج:۵' ص:۱۸۴' مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت)

جو مذہب کو سیاست سے جدا تصور کرتے ہیں۔

۲:.....علمائے دین سے عداوت رکھنے والے جن کے لئے اس رپورٹ میں ''اتاترکیین'' کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے اور تونسیا کی حکومت کو اس کا ہم نوا شمار کیا گیا ہے۔

۳:...... وہ اسلام پسند جو مغربی جمہوریت اور اسلام کے مابین تصادم کو جائز تصور کرتے ہیں۔

اس ساری وضاحت کے بعد رپورٹ ہذا امریکا کی نگاہ میں اعتدال پسند مسلمان کی تعریف کچھ اس طرح کرتی ہے: ''یعنی وہ مسلمان جو مزاروں کی زیارت کرتے ہیں' تصوف کے قائل ہیں اور دین میں اجتہاد کو ناجائز تصور کرتے ہیں۔''

رپورٹ کا ایک بڑا حصہ یعنی ابواب میں سے دو ابواب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عالم اسلام میں پائے جانے والے مختلف گروہوں کی دامے درمے سخنے مدد کی جائے اور اسلامی مراکز کو نظر انداز کیا جائے' اور ان مراکز کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے تا کہ امریکا کی جانب سے مراعات یافتہ مغرب نواز اسلامی گروپ ایشیا اور یورپ میں پروان چڑھ سکیں اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ نام نہاد امریکا کے ہمنوا خود ساختہ اسلامی گروپ اس قدر مضبوط ہو جائیں کہ پورا عالم اسلام معروف اسلامی مراکز اور اداروں کے بجائے انہیں گروہوں سے دین اسلام کے بارے میں رہنمائی حاصل کرنے لگے اور نتیجہ امریکا کی جانب سے پیش کردہ نام نہاد اعتدال پسند اسلام کو خوب پھلنے پھولنے کا موقع مل سکے۔

اس رپورٹ کے مرتب کے مطابق: ''اس رپورٹ کا مقصد اسلام اور مغرب کے مابین براہ راست تصادم نہیں' بلکہ عالم اسلام کو آپس میں برسرپیکار کرنا ہے۔''

رپورٹ کا چھٹا باب اس بات پر زور دیتا ہے کہ ایشیا اور یورپ میں پہلے ان گروہوں کا تجزیہ کیا جائے' اس ضمن میں ان افراد اور جماعتوں کی فہرست پیش کی گئی ہے' جن کے ساتھ مل کر کام کیا جا سکتا ہے اور انہیں ہر طرح کا مالی تعاون دیا جا سکتا ہے تا کہ وہ اسلام کی تصویر کو بگاڑ کر پیش کر سکیں' جس کی واضح مثال سعودی عرب کی ایک ویب سائٹ ہے جو اس بات کی تبلیغ کرتی ہے کہ کلمہ: ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے بارے میں وارد احادیث ثابت شدہ نہیں ہیں' اس ویب سائٹ کو امریکا بھرپور مالی تعاون دیتا ہے۔

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

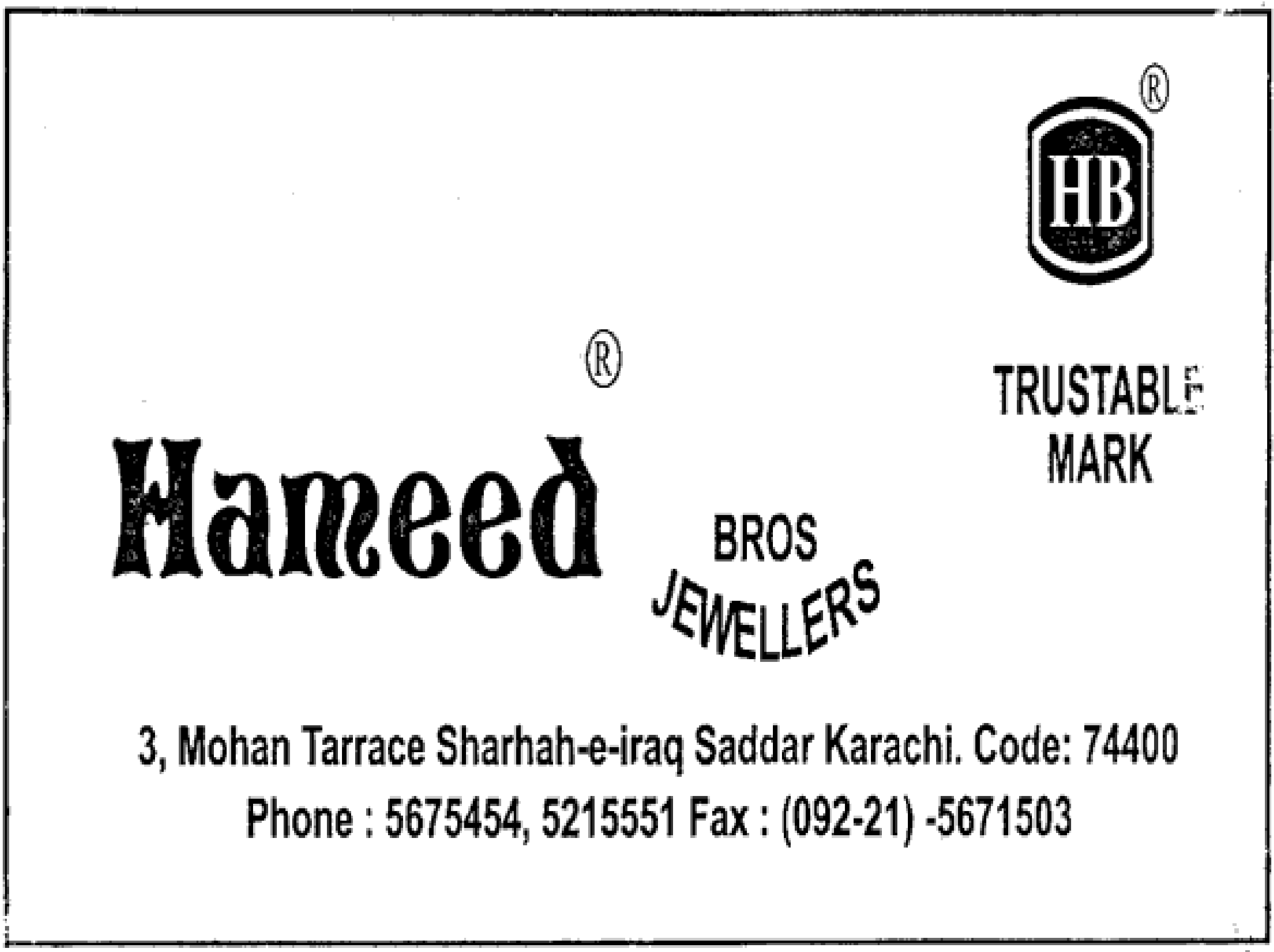

جو علم خدا کے نام کے بغیر ہو

وہ انسانیت کی تباہی کا سبب بنے گا!

بزرگو، دوستو اور بھائیو! ابھی ہم نے آپ کے سامنے جو آیات پڑھی ہیں، وہ سورۂ اقراء کی آیات ہیں، عرصہ سے دستور چلا آرہا ہے کہ جب تسمیہ خوانی بچہ کی ہوتی ہے تو اسی آیت کو پڑھایا جاتا ہے، ابھی تھوڑی دیر پہلے اس مدرسہ کی عمارت کے افتتاح میں ایک بچی کو مندرجہ بالا آیت پڑھا کر آرہا ہوں، میں آپ کو اس سلسلہ میں کچھ حقیقتوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

حضرات گرامی! یہ بات بڑے سوچنے اور غور کرنے کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو اللہ تبارک وتعالیٰ کے اشارے اور الہام سے نبوت کا منصب جب ملنے والا تھا، اس وقت حالات کے تقاضے، مکہ مکرمہ، جزیرۃ العرب اور ساری دنیا کے حالات کو دیکھ کر جو تڑپ آپ کے اندر پیدا ہوئی، اور پھر اس سوچ، بے چینی اور فکر نے آپ کو غار حراء میں کئی کئی دن عبادت کرنے پر مجبور کردیا اور جب اللہ تعالیٰ کے فیصلہ اور حکم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پانچ سو سال بعد پہلی مرتبہ آسمان کا زمین سے وحی کے ذریعہ پہلا تعلق قائم ہورہا ہے۔ اس وقت اگر تمام دنیا کے ذہین ترین دانشوروں، مفکروں، معلموں، فلسفیوں اور جینیس ترین انسانوں سے کہا جاتا کہ آپ غور وفکر کرکے بتایئے کہ پانچ سو سال بعد پہلی مرتبہ وحی آنے والی ہے، ایسے موقع پر اس دنیا کو کیا پیغام ملنے والا ہے، اس کو کس بات کی تعلیم دی جانے والی ہے، آپ کے سامنے ساری دنیا کے حالات ہیں، پوری نوع انسانی کی بیماری، اس کی جہالت، ناسمجھی، خالق کائنات سے ناواقف، کروڑوں معبودوں کی پرستش ہورہی ہے، تمام لوگوں پر گویا شرک کا شامیانہ تنا ہوا ہے، یہ وحی ایسے ملک میں نازل ہورہی ہے جو ناخواندہ ہے، جس پر یہ وحی نازل ہورہی ہے وہ خود بھی ناخواندہ امی ہے، اس کی پوری قوم ان پڑھ ہے، یہودیوں نے بھی ان کو امیین کے لقب سے پکارا ہے اور کہا ہے: "لیس علینا فی الامیین سبیل" اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو امی کے لقب سے نوازا ہے، جو آپ کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ ایسے موقع پر ذہین ترین انسان بھی یہ پیشینگوئی نہیں کرسکتے تھے کہ پہلی وحی میں اقرأ، علم اور قلم کا تذکرہ ہوگا، اس لئے کہ پورے مکہ مکرمہ میں بڑی مشکل سے تلاش وبسیار کے بعد بھی

مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

شاید دو چار قلم مل سکتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے تو وہ آپ کو اپنے عزیز ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں، جن کے متعلق اس وقت کہا جاتا تھا کہ وہ لکھے پڑھے تھے گویا یہ بڑا کارنامہ تھا کہ وہ پڑھے لکھے تھے، ایسے ناخواندہ ماحول میں ایک امی پر وحی کا جو پہلا لفظ نازل ہوتا ہے وہ اقرأ کا لفظ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اب جو دور آنے والا ہے وہ پڑھنے لکھنے کا دور آنے والا ہے۔ علم اور قلم کا عہد شروع ہونے والا ہے لیکن صرف پڑھنا کافی نہیں بعض اوقات صرف پڑھنے نے زہر کا کام کیا ہے، اس پڑھنے نے فکری غارت گری اور وحشت و بربریت سکھائی ہے، جنگوں کا طریقہ سکھایا ہے، ہزاروں لاکھوں انسانوں کو ایٹم بم اور زہریلی گیس کے ذریعہ مارنے اور انسانی آبادی کو تہس نہس کرنے کا طریقہ سکھلایا ہے، علم کی تباہی و بربادی کے بہت سے کام لئے گئے، اب بھی سائنس اور ٹیکنالوجی سے انسانوں کو تباہ وبرباد کرنے کا کام لیا جارہا ہے، اس لئے خالی علم معتبر نہیں۔ یہ قرآن مجید کا اعجاز ہے، اس نے پہلا لفظ اقرأ کہا، آپ پڑھیئے، اب پڑھنے کی ضرورت ہے۔ علم کو دنیا میں پھیلنا چاہیے، علم صحیح، علم توحید، علم ربانی، علم اخلاق، علم خودشناسی وخداشناسی، جس علم میں یہ نہ ہوں وہ علم معتبر نہیں۔ آج دنیا میں جو تباہی وبربادی آرہی ہے، یہ انسان کشی ہی نہیں قوموں کی قوموں اور ملکوں کو تباہ وبرباد کرنے کے لئے جو ایٹم بم بنائے ہوئے ہیں، جرائم کے لئے جو ایجادات ہورہی ہیں وہ سب اس علم کا کارنامہ ہے جو خدا کے نام کے بغیر ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اقرأ کے ساتھ یہ شرط لگاتا ہے کہ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھے گا جب اس علم کا فائدہ ہوگا۔

میں تاریخ کے ایک طالب علم کی حیثیت سے آپ سے کہتا ہوں کہ اگر دنیا میں انصاف کے ساتھ تاریخ لکھی جائے اور یہ تحقیق کی جائے کہ علم نے کب اپنا راستہ بدلا؟ وہ کب تعمیر کے بجائے تخریب کا ذریعہ بنا تو ایک منصف آدمی یہ بتائے گا کہ جب سے علم کا رشتہ خالق، مالک اور رب کائنات سے ختم ہوگیا، جب ہی سے یہ تباہی وبربادی آئی، جو علم اللہ تعالیٰ کے نام سے الگ ہوکر چلا وہ قابل اعتبار نہیں رہا، اس علم سے

خدا کی پناہ مانگنی چاہئے تو پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ ہمارا خالق کون ہے؟ ہمارا مالک اور پالنہار کون ہے؟ بڑے بڑے دانشوروں معلموں اور فلسفیوں کو جب یہ نہیں معلوم کہ ان کا پیدا کرنے والا کون ہے؟ نیکی اور بدی میں کیا فرق ہے؟ ہمارا خالق ہم سے کیا چاہتا ہے؟ ہمیں کون سا عقیدہ دیتا ہے؟ وہ ہمیں کس راستہ پر لگانا چاہتا ہے' وہ ہمیں اس کائنات کے عام انسانوں اور اس دنیا کے اور اس کے انجام کے متعلق اور اپنی ذات کے متعلق ہمارا کیا طرز عمل ہونا چاہئے؟ جب ان بنیادی سوالات کا صحیح علم نہ ہو تو پھر اس زہر میں یہ خاصیت ہے کہ وہ ایک منٹ میں سینکڑوں انسانوں کو تباہ و برباد کرسکتا ہے' لیکن یہ نہ معلوم ہو کہ ہمارا پیدا کرنے والا کون ہے ہماری صلاحیتیں اور ارادے سب اس کے قبضے میں ہیں' وہ عالم الغیب ہے تو اس علم کا کوئی فائدہ نہیں۔

قرآن مجید کہتا ہے پڑھئے اپنے اس رب کے نام سے جس نے انسان کو پیدا کیا' خون کے ایک لوتھڑے سے وہ انسان کس طرح اپنی حقیقت کو فراموش کرکے غرور وتکبر میں مبتلا ہوجاتا ہے اور پھر خون ریزی اور جبر وتشدد کا بازار گرم کردیتا ہے آج انسان اپنی حقیقت بھولتا جارہا ہے' آج یورپ وامریکا اس حقیقت کو بھولتا جارہا ہے' ہمارا ہندوستان بھی اس حقیقت کو بھولتا جارہا ہے' حالانکہ یہاں اس کے جاننے کے ذرائع جتنے پہلے تھے' اتنے اب بھی ہیں' پھر جب اسلام آیا تو گھر گھر یہ بات پھیل گئی:

"اقراء وربک الاکرم O

الذی علم بالقلم O"

آپ دیکھئے کہ اس امت نے تھوڑی سی مدت میں کتنے بڑے بڑے کتب خانے قائم کردیئے' یورپ کے بڑے بڑے بادشاہوں کے پاس درجنوں کی تعداد میں بھی کتابیں نہیں تھیں' لیکن جب سے مسلمانوں میں کتب خانوں کا رواج ہوا تو ہر فن میں انہوں نے ہزاروں اور لاکھوں کتابیں تیار کرکے پوری دنیا میں پھیلادیں' یہ سب قلم اور علم کی بدولت ہوا' پہلی وحی نے یہ بتادیا کہ اب علم اور قلم کا دور شروع ہونے والا ہے اور اس امت کا رشتہ قلم کے ساتھ قائم رہے گا' ہزاروں انقلابات آئیں گے لیکن مسلمانوں کا رشتہ قلم سے کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔

ہندوستان ہی کو دیکھ لیجئے کہ مسلمانوں میں کتنے بڑے بڑے مصنفین اور مفکرین پیدا ہوئے' حضرت مجدد الف ثانی' شیخ شرف الدین یحیٰی منیری' حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی' پھر اردو ادب وشاعری کی تاریخ میں علامہ محمد اقبال جیسے شاعر وفلسفی ومبصر ومفکر کو دیکھ لیجئے کہ دنیا ان کے کلام پر سر دھن رہی ہے۔

قارئین کرام! آج پوری کوشش کی جارہی ہے کہ مسلمانوں کا مخصوص کلچر ختم ہوجائے' علم سے ان کا رشتہ ٹوٹ جائے اردو سے ناواقف رہیں' اپنے مخصوص عقیدے اور اسلامی تہذیب سے ان کا واسطہ ختم ہوجائے اس کی پوری تیاری کرلی گئی ہے کہ مسلمان فکری واعتقادی اور تہذیبی ارتداد میں مبتلا ہوجائیں' اس کا پورا منصوبہ تیار ہے' ایسے سنگین حالات میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمان جگہ جگہ مکاتب ومدارس قائم کریں' محلوں اور مساجد میں صباحی وشبینہ مکاتب قائم کئے جائیں یہ امت محمدی ہے۔ علم اور قلم سے اس کا رشتہ جوڑ دیا گیا ہے' بغیر علم کے مسلمان' مسلمان نہیں رہ سکتا' قرآن وحدیث علم کے ذریعہ ہمیں جو حقائق بتائے گئے ہیں۔ ان کے جانے بغیر یہ دین نہیں رہ سکتا' بعض مذاہب اور ان کے پیشوا چاہتے ہیں کہ علم پھیلنے نہ پائے کیونکہ علم میں ان کو اپنی موت نظر آتی ہے' اس کی مثال میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار والے اس واقعہ سے دیا کرتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ ایک بار مچھروں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں مقدمہ دائر کیا کہ ہوا کی وجہ سے ہم کو پریشانی ہوتی ہے اور ہم کہیں ٹھہر نہیں پاتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم دیا کہ ہوا کو حاضر کیا جائے' جب ہوا دربار میں حاضر کی گئی تو مچھر اڑ گئے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ جب تک مدعی نہ ہو اس وقت تک فیصلہ نہیں ہوسکتا' یہی حال علم کا ہے کہ جب تک علم صحیح نہ ہوگا اس وقت تک یہ دین باقی نہیں رہے گا۔

حضرات! اب ہمارا اور آپ کا بنیادی کام یہ ہے کہ علم دین کو پھیلانے کے لئے یا مسلمانوں کو مسلمان باقی رکھنے کے لئے آئندہ نسلوں کے دین اور عقیدے اور تہذیب اور اسلامی تشخص کی حفاظت اور بقا کے لئے بڑے پیمانے پر دینی مکاتب اور مدارس قائم کریں اپنے بچوں کو کفر وایمان کا فرق بتائیں شرک و بت پرستی کی شناعت ان کے دل ودماغ میں بٹھائیں اور اس بات کی ضمانت حاصل کریں کہ ہمارے بچے آئندہ اسلام پر قائم رہیں گے۔

☆☆......☆☆

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون:2545573

آیت خاتم النبیّین کی تفسیر

ترتیب: مولانا قاضی احسان احمد

آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا عقیدہ اسلامی تعلیمات کا بنیادی اور اساسی نظریہ ہے' اس عقیدہ کے تحفظ اور بقا کے لئے امت مسلمہ چودہ سو سال سے متفق اور یکجا ہے۔ اس سلسلہ میں امت کبھی بھی دو رائے کا شکار نہیں ہوئی۔ قرآن کریم کی تقریباً سو آیات مبارکہ' پاک پیغمبر ﷺ کی دو سو سے زائد احادیث اس بات پر بین ثبوت ہیں کہ حضور ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں' ان کے بعد کسی کو نبوت و رسالت کے منصب پر فائز نہیں کیا جائے گا' ملاحظہ فرمایئے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شیء علیما" (الاحزاب:۴۰)

ترجمہ: "محمد ﷺ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے' لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ تعالیٰ سب چیزوں کا جاننے والا۔"

شانِ نزول:

اس آیتِ شریفہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ آفتاب نبوت کے طلوع ہونے سے پہلے تمام عرب جن مضحکہ خیز اور تباہ کن رسومات قبیحہ میں مبتلا تھے' ان میں سے ایک رسم یہ بھی تھی کہ متبنیٰ یعنی لے پالک بیٹے کو تمام احکام واحوال میں حقیقی اور نسبی بیٹا سمجھتے تھے اور اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے اور مرنے کے بعد وراثت' رشتہ ناطہ' حلت وحرمت وغیرہ تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے۔ جس طرح نسبی بیٹے کے مرجانے یا طلاق دینے کے بعد باپ کے لئے بیٹے کی بیوی سے نکاح حرام ہے' اسی طرح وہ لے پالک کی بیوی سے بھی نکاح کو حرام قرار دیتے تھے۔

اس آیتِ مبارکہ میں حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا کہ: "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم مردوں میں سے کسی کے نسبی باپ نہیں" تو اس بات سے ذہن اس طرف متوجہ ہوتا ہے کہ جب آپ کسی مرد کے باپ نہیں (حالانکہ باپ میں اولاد کے لئے شفقت ہوتی ہے) تو کیا یا امت آپ ﷺ کی شفقت سے محروم ہے؟

اس کا جواب "ولکن رسول اللہ" سے دیا کہ اگرچہ آپ جسمانی لحاظ سے کسی مرد کے باپ نہیں' لیکن اللہ کے رسول ہیں' اور رسول امت کا روحانی باپ ہوتا ہے اور روحانی باپ جسمانی باپ سے زیادہ شفیق ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام ؓ نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ: ہم آپ کو روز قیامت کہاں تلاش کریں' آپ ﷺ ہمیں کہاں پر ملیں گے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں تم کو اس روز کسی ایک جگہ پر نہیں ملوں گا' بلکہ میں اپنی امت کے غم میں کبھی پل صراط پر' کبھی حوض کوثر پر' اسی طرح کبھی کسی ایک جگہ پر اور کبھی کسی دوسری جگہ پر چکر لگاتا رہوں گا اور حق تعالیٰ سے اپنی امت کی مغفرت کی درخواست کروں گا۔

اس پر مزید یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب حضور ﷺ امت کے روحانی باپ ہیں تو پھر جس طرح حقیقی اور جسمانی باپ کی حقیقی اور جسمانی اولاد وارث ہوتی ہے تو کیا آپ کی روحانی اولاد میں سے آپ کے بعد کوئی منصب نبوت میں بھی آپ کا وارث ہوگا اور وہ امتی بھی کہلائے اور نبی بھی ہو؟

اس کا جواب حق تعالیٰ نے "وخاتم النبیین" کے لفظ سے ارشاد فرمادیا کہ: آپ آخری نبی ہیں' آپ کے بعد منصب نبوت و رسالت پر کسی اور کو فائز نہیں کیا جاسکتا' لہٰذا آپ کا کوئی امتی آپ کے بعد نبی نہیں بن سکتا۔

اسلام جو کہ دنیا میں اسی لئے آیا ہے کہ کفر و ضلالت کی بیہودہ رسوم سے عالم کو پاک کرے' اس لئے ضروری تھا کہ وہ اس رسم کو بھی جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی فکر کرتا' چنانچہ اس نے اس کے لئے دو طریق اختیار کئے' ایک قولی اور دوسرا عملی' ایک طرف تو یہ اعلان فرمادیا:

"اور نہیں کیا تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے' یہ تمہاری بات ہے اپنے منہ کی' اور اللہ کہتا ہے ٹھیک بات اور وہی سمجھاتا ہے راہ' پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کی طرف نسبت کرکے یہی پورا انصاف ہے اللہ کے یہاں۔" (احزاب:۴'۵)

اصل مدعا یہ تھا کہ شرکت نسب' شرکت وراثت اور احکام حلت وحرمت وغیرہ میں اس کو بیٹا نہ سمجھا

جائے' لیکن اس خیال کو باطل کرنے کے لئے یہ حکم دیا کہ متبنیٰ یعنی لے پالک بنانے کی رسم ہی توڑ دی جائے' چنانچہ اس آیت میں ارشاد ہوگیا کہ لے پالک کو اس کے باپ کے نام سے پکارو۔

نزول وحی سے پہلے آنحضرت ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو (جو آپ ﷺ کے غلام تھے) جن کو حضرت خدیجہؓ نے نکاح کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ کے پیش کیا تھا اور یہ غلام زید بن حارثہؓ حضرت خدیجہؓ کی خدمت میں ان کے بھتیجے حکیم بن حزام نے بطور تحفہ وہدیہ پیش کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ: یہ چند غلام عکاظ کے بازار سے خرید کر لایا ہوں' ان میں سے کسی ایک کو پسند اور اختیار فرمالیں' چنانچہ حضرت خدیجہؓ نے حضرت زیدؓ کو چن لیا اور آپ ﷺ کے عقد میں آنے کے بعد اپنی سب سے قیمتی اور پسندیدہ چیز یہ غلام زید بن حارثہؓ کو حضور ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کردیا' آپ ﷺ کی خدمت میں آنے کے بعد آپ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو جو قریش کے ایک دولت مند سردار تھے آزاد فرماکر متبنیٰ (بیٹا) بنالیا تھا اور تمام لوگ یہاں تک کہ صحابہ کرامؓ بھی عرب کی قدیم رسم کے مطابق ان کو زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب آیت مذکورہ نازل ہوئی' اس وقت سے ہم نے اس طریق کو چھوڑ کر ان کو زید بن حارثہ کہنا شروع کردیا۔ حضور ﷺ نے حضرت زیدؓ کو متبنیٰ بنایا تو یہ زید بن محمد کے نام سے معروف ہوگئے' اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی تو دوبارہ زید بن حارثہؓ پکارے جانے لگ گئے' چونکہ قرآن کریم کے فیصلہ کے مطابق ان کے نام سے اس نسبت عظیم کو جدا کردیا گیا' شاید اس کی تلافی کے لئے صحابہ کرامؓ میں سے صرف قرآن کریم میں آپ ﷺ کے نام کا ذکر کیا گیا۔

صحابہ کرامؓ اس آیت کے نازل ہوتے ہی اس رسم قبیح کو خیرباد کہہ چکے تھے' لیکن چونکہ کسی رسم و رواج کے خلاف کرنے میں عزیز و اقارب اور قوم و قبیلہ کے ہزاروں لوگوں کے طعن و تشنیع کا نشانہ بننا پڑتا ہے' جس کا تحمل ہر شخص کو دشوار ہے' اس لئے خداوند عالم نے چاہا کہ اس عقیدہ کو اپنے رسول ہی کے ہاتھوں عملاً توڑا جائے' چنانچہ حضرت زیدؓ نے اپنی بیوی حضرت زینبؓ کو کسی ناچاقی کی وجہ سے طلاق دے دی تو خداوند عالم نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا کہ ان سے نکاح کرلیں' تاکہ اس رسم وعقیدہ کا کلیۃً استیصال ہوجائے' چنانچہ ارشاد ہوا: پھر جب زید کا اس سے جی بھر گیا' ہم نے آپ سے اس کا نکاح کردیا' تاکہ مسلمانوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کچھ تنگی نہ رہے جب وہ ان سے اپنا جی بھر چکیں۔ (بیان القرآن)

آپ ﷺ نے بامر خداوندی نکاح کیا' ادھر جیسا کہ پہلے ہی خیال تھا' تمام کفار عرب نے شور مچایا کہ لو: اس نبی کو دیکھو کہ اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر بیٹھے' ان لوگوں کے طعنوں اور اعتراضات کے جواب میں آسمان سے یہ آیت نازل ہوئی:

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔"

جس میں یہ بتایا گیا کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کسی بھی مرد کے نسبی باپ نہیں۔ تو حضرت زیدؓ کے بھی نسبی باپ نہ ہوئے' لہٰذا آپ ﷺ کا ان کی سابقہ بیوی سے نکاح کرلینا بلاشبہ جائز اور مستحسن ہے اور اس بارے میں آپ ﷺ کو مطعون کرنا سراسر نادانی اور حماقت ہے۔

ان کے دعوے کے رد کے لئے اتنا کہہ دینا کافی تھا کہ آپ ﷺ حضرت زیدؓ کے باپ نہیں' لیکن خداوند عالم نے ان مطاعن کو مبالغہ کے ساتھ رد کرنے اور بے اصل ثابت کرنے کے لئے اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا کہ یہی نہیں کہ آپ ﷺ حضرت زیدؓ کے باپ نہیں' بلکہ آپ ﷺ تو کسی بھی مرد کے باپ نہیں' پس ایک ایسی ذات پر جس کا کوئی بیٹا ہی موجود نہیں یہ الزام لگانا کہ اس نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا' کس قدر ظلم اور کج روی ہے' اور اگر کہو کہ آنحضرت ﷺ کے چار فرزند ہوئے ہیں: قاسم' طیب اور طاہر حضرت خدیجہؓ سے اور ابراہیم ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے' پھر یہ ارشاد کیسے صحیح ہوگا کہ آپ ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں؟

تو اس کا جواب خود قرآن کریم کے الفاظ میں موجود ہے' کیونکہ اس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں اور آپ ﷺ کے چار فرزند بچپن میں ہی وفات پاگئے تھے' ان کو مرد کہے جانے کی نوبت ہی نہیں آئی' آیت میں "من رجالکم" کی قید اسی لئے بڑھائی گئی ہے' بالجملہ اس آیت کے نزول کی غرض آنحضرت ﷺ سے کفار و منافقین کے اعتراضات کا اٹھانا اور آپ ﷺ کی برأت اور عظمت شان بیان فرمانا ہے اور یہی آیت کا شان نزول ہے' اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے: "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر۔

خاتم النبیین کی قرآنی تفسیر:

اب سب سے پہلے دیکھیں کہ قرآن مجید کی رو سے اس کا کیا ترجمہ و تفسیر ہے؟ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ لفظ "ختم" کا مادہ قرآن مجید میں سات مقامات پر استعمال ہوا ہے:

ا:...... "ختم اللہ علی قلوبھم" (بقرہ:۷)

ترجمہ: "مہر کردی اللہ نے ان کے دلوں پر۔"

۲:...... ’’ختم علی قلوبکم‘‘ (انعام:۴۶)

ترجمہ: ’’اور مہر کردی تمہارے دلوں پر۔‘‘

۳:...... ’’ختم علی سمعہ وقلبہ‘‘ (الجاثیہ:۲۳)

ترجمہ: ’’مہر لگادی اس کے کان پر اوردل پر۔‘‘

۴:...... ’’الیوم نختم علی افواھھم‘‘ (یٰسین:۶۵)

ترجمہ: ’’آج ہم مہر لگادیں گے ان کے منہ پر۔‘‘

۵:...... ’’فان یشا اللہ یختم علی قلبک‘‘ (الشوریٰ:۲۴)

ترجمہ: ’’سو اگر اللہ چاہے مہر کردے تیرے دل پر۔‘‘

۶:...... ’’رحیق مختوم‘‘ (مطففین:۲۵)

ترجمہ: ’’مہر لگی ہوئی۔‘‘

۷:...... ’’ختامہ مسک‘‘ (مطففین:۲۶)

ترجمہ: ’’جس کی مہر جمتی ہے مشک پر۔‘‘

ان ساتوں مقامات کے اول و آخر ‘ سیاق و سباق کو دیکھ لیں ’’ختم‘‘ کے مادہ سے جو لفظ جہاں کہیں استعمال ہوا ہے ‘ان تمام مقامات پر قدر مشترک یہ ہے کہ کسی چیز کو ایسے طور پر بند کرنا ‘اس کی ایسی بندش کرنا کہ باہر سے کوئی چیز اس میں داخل نہ ہوسکے ‘اور اندر سے کوئی سی چیز باہر نہ نکالی جاسکے ‘وہاں پر ’’ختم‘‘ کا لفظ استعمال ہوا ہے ‘مثلاً: پہلی آیت کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر مہر کردی ‘ کیا معنی؟ کہ کفر ان کے دلوں سے باہر نہیں نکل سکتا ‘ اور باہر سے ایمان ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوسکتا تو فرمایا: ’’ختم اللہ علی قلوبھم۔‘‘

اب زیر بحث آیت خاتم النبیین کا اس قرآنی تفسیر کے اعتبار سے ترجمہ کریں تو اس کا معنی ہوگا کہ رحمت دو عالم ﷺ کی آمد پر حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ پر ایسی بندش کردی ‘مہر لگادی کہ اب کسی کو نہ اس سلسلہ سے نکالا جاسکتا ہے اور نہ کسی نئے شخص کو سلسلہ نبوت میں داخل کیا جاسکتا ہے۔

خاتم النبیین کی نبوی تفسیر

آنحضرت ﷺ نے خاتم النبیین کی تفسیر ’’لا نبی بعدی‘‘ کے ساتھ فرمادی ہے ‘آپ ﷺ کی معروف حدیث شریف جس کا آخری جملہ ہے:

’’انا خاتم النبیین لا نبی بعدی‘‘ (ترمذی ص:۴۵‘ ج:۲)

ترجمہ: ’’میں خاتم النبیین ہوں ‘ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔‘‘

آنحضرت ﷺ نے مزید وضاحت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت جبیر بن مطعم ؓ راوی ہیں ارشاد نقل فرماتے ہیں:

’’عن جبیر بن مطعم ؓ قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء ‘ انا محمد ‘ وانا احمد ‘ وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر ‘ وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی ‘ وانا العاقب ‘ والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔‘‘ (مشکوٰۃ:۵۱۵)

ترجمہ: ’’حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں ‘ میں احمد ہوں ‘ میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کئے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘

اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ کے دو اسمائے گرامی آپ کے خاتم النبیین ہونے پر شاہد ہیں: ایک ’’الحاشر‘‘ حافظ ابن حجر عسقلانی ؒ فتح الباری فی شرح البخاری میں اس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’یہ اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی اور شریعت نہیں۔‘‘ (فتح الباری ص:۴۰۶‘ ج:۶) دوسرا ’’العاقب‘‘ جس کی شرح وتفسیر حضور خاتم النبیین ﷺ نے خود ارشاد فرمادی: الذی لیس بعدہ نبی ‘عاقب کہتے ہیں: جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

خاتم النبیین کی قرآنی اور نبوی تفسیر ملاحظہ کرنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی جو حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت ہے وہ بھی اس آیت سے متعلق اپنی کتاب میں اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

’’قال اللہ عزوجل: ’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین‘‘ الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء ‘ وفسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی بیان واضح للطالبین۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ روحانی خزائن ص:۲۰۰‘ ج:۷)

دیکھئے کس طرح مرزا قادیانی صراحت اور وضاحت کررہا ہے کہ خاتم النبیین کی تفسیر حضور ﷺ نے واضح بیان کے ساتھ لا نبی بعدی سے کردی ہے لیکن حیرت ہے کہ قادیانی گروہ نہ اپنے گروگھنٹال مرزا کا ترجمہ مانتا ہے اور نہ رحمت دو عالم ﷺ کے ترجمہ و تفسیر کو ماننے کے لئے آمادہ ہے۔

☆......☆......☆

سیرت نبوی ﷺ

کو مغربی زبان میں علمی انداز میں پیش کرنا

مسلمانوں کی اولین ذمہ داری

سیّد محمد واضح رشید حسنی ندوی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکارم اخلاق' نوازش و کرم گستری' شفقت و ملاطفت اور دلداری و دلنوازی میں ساری انسانیت کے امام و مقتدیٰ تھے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''انک لعلیٰ خلق عظیم۔''

ترجمہ: ''بے شک آپ بہت عظیم اخلاق کے حامل ہیں۔'' (القلم:۴)

عفو و درگزر' تحمل و بردباری' کشادہ قلبی اور قوت برداشت میں آپ ﷺ کا جو مقام تھا' وہاں تک اہل ذہانت کی ذہانت اور شعراء کے خیال و تصور کی بھی رسائی نہیں ہو سکتی' آپ ﷺ کی نوازش و کرم اور بڑے سے بڑے دشمن کے ساتھ دلداری اور احسان اور عفو و درگزر کی سینکڑوں مثالیں سیرت نبوی کی کتابوں میں موجود ہیں۔

قومی و مذہبی عصبیت سے بالاتر ہو کر صاف اور کھلے ذہن سے سیرت نبوی کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نمایاں و ممتاز صفت رحمۃ للعالمین ہے۔ آپ ﷺ کی پوری زندگی عفو و درگزر' رحم و کرم' رحمت و مودت اور شفقت و دلداری کی آئینہ دار ہے' آپ ﷺ کی تعلیم و تربیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ آپ کے سلوک کا بنیادی جوہر رحمت و کرم گستری ہے' آپ ﷺ صرف مسلمانوں ہی کے لئے رحمت نہیں' بلکہ آپ سارے جہاں کے لئے رحمت تھے' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وما ارسلنک الا رحمة للعالمین۔'' (الانبیاء:۱۰۷)

ترجمہ: ''اے محمد! ہم نے تم کو تمام جہاں کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا ہے۔''

آپ کی یہ صفت آپ کے تمام اقدامات اور کارروائیوں میں نمایاں اور غالب نظر آتی ہے' آپ کی زندگی میں کتنے ہی نازک مرحلے آئے' کیسی ہی سختیوں' گھاٹیوں اور آزمائشوں سے آپ کو گزرنا پڑا لیکن کسی بھی حال میں شفقت و مودت' رحمت و کرم گستری کا

> **آج بھی اسلام کے تعلق سے اہل یورپ کے ذہن و دماغ مسموم ہیں' حالانکہ بہت سے انصاف پسند مورخین آپ ﷺ کے فضل و کمال اور انسانیت پر آپ ﷺ کے احسان کے معترف ہیں**

دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹا' جب آپ ﷺ نے اسلام کی دعوت شروع کی تو اپنے ہی قبیلہ کے لوگوں نے سخت سے سخت تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائیں' آپ کا بائیکاٹ کیا گیا' راہ حق میں روڑے اٹکائے گئے' لیکن ہر حال میں آپ کا جذبہ رحمت غالب رہا' آپ کی یہ صفات آپ ہی کی ذات تک محدود نہ تھیں' بلکہ آپ کی تعلیم و تربیت کے اثر سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی جلوہ گر تھیں' قرآن کریم کہتا ہے:

''محمد' اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ تیز ہیں کافروں کے مقابلہ میں اور مہربان ہیں' آپس میں تو انہیں دیکھے گا (اے مخاطب) کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں' کبھی سجدہ کر رہے ہیں' اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں' ان کے آثار سجدہ کی تاثیر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں' یہ ان کے اوصاف تورات اور انجیل میں ہیں۔''

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے بات چیت کرتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں خیر۔'' (الفرقان:۶۳)

ایک دوسرے موقع پر قرآن کریم کہتا ہے:

''یقیناً وہ مومنین فلاح پا گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع رکھنے والے ہیں اور جو

لغویات سے برکنار رہنے والے ہیں اور جو اپنا تزکیہ کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی نگہداشت رکھنے والے ہیں ہاں البتہ اپنی بیویوں اور باندیوں سے نہیں کہ ان پر کوئی الزام نہیں ہاں جو کوئی اس کے علاوہ کا طلب گار ہوگا سو ایسے ہی لوگ تو حد سے نکل جانے والے ہیں اور جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا لحاظ رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی رکھنے والے ہیں بس یہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

(المومنون:۱تا۱۱)

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت ومودت شفقت وملاطفت دلداری ودلنوازی اور عفوو درگزر اسلام کی بنیادی اور نمایاں صفات ہیں نبی کریم ﷺ نے صرف انسانوں ہی کے ساتھ شفقت و رحمت کی تعلیم نہیں دی بلکہ حیوانات اور حشرات الارض کے ساتھ بھی رحمت وشفقت اور نرمی وہمدردی کی تعلیم دی۔ احادیث اور سیرت نبوی کی کتابوں میں اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں لیکن یہ عجب تضاد ہے کہ مغربی مصنفین خصوصاً مستشرقین نے سیرت نبوی کے اس پہلو کو بالکل نظرانداز کر دیا ہے اور بعض تاریخی اور تادیبی کارروائیوں سے استدلال کر کے بڑی دیدہ دلیری اور دیدہ و دانستہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آپ (نعوذباللہ) تشدد اور طاقت کے استعمال کے داعی تھے اور اسلام تشدد اور جبر کی تعلیم دیتا ہے مستشرقین نے آپ کی رحمۃ للعالمینی اور عفوودرگزری کی صفت کو سنگ دلی سے تبدیل کر دیا ہے آج مغرب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے جو تصور قائم ہے وہ انہیں بدنیت مستشرقین کا دیا ہوا ہے جو ان کے ذہنوں اور دلوں میں ایسا راسخ ہوگیا ہے کہ زمانہ کی ترقیوں اور بحث وتحقیق کے میدان میں نئی نئی تحقیقات وانکشافات کے باوجود آج تک تبدیل نہیں ہوسکا حتی کہ مغرب کا تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس بات کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ وہ صاف اور کھلے ذہن سے سیرت نبوی کا مطالعہ کرے اور حقیقت حال کا پتا لگائے حالانکہ جو لوگ سیرت نبوی کا حقیقت پسندانہ مطالعہ کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ کی رحمت للعالمینی اور عفوودرگزر کی صفت کا اعتراف کرتے ہیں بہت سے حقیقت پسند اور انصاف پسند یورپین دانشوروں نے اسلام کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کیا تو وہ اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے اور اس کا بھی اعتراف کیا کہ ان کی سابقہ معلومات ناواقفیت پر مبنی تھیں۔ بعض بدنیت مغربی مورخین اور مستشرقین نے اس کا اظہار کیا کہ سیرت نبوی کے موضوع پر ان کے لکھنے کا مقصد محمد رسول اللہ ﷺ سے مسلمانوں کے تعلق کو ختم کرنا اور ان کے دلوں سے آپ کی محبت والہانہ شیفتگی اور آپ کے تقدس کو ختم کرنا ہے ان خطرناک مستشرقین میں سرفہرست مندرجہ ذیل ہیں: ولیم میور واشنگٹن آرونگ اے جے آربری الفرڈ گیوم گولڈ زیہر زویمر گرون بام فلپ ہٹی ویٹنگ لوی ماسینون مارگولیتھ وغیرہ۔

مسلم مصنفین کی کتابیں مسلمانوں ہی کی زبانوں میں ہیں لیکن یورپ کے نظریہ کو ان کتابوں کے ذریعہ نہیں بدلا جاسکتا' بلکہ یورپ کے تصورات کو اسی کی زبانوں میں سیرت پاک پر لٹریچر پیش کرنے سے بدلا جاسکتا ہے

زہریلے مواد پر مشتمل ان کتابوں کو اسلام سے موروثی عداوت اور صلیبی جنگوں کے اثر سے عوام میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی اس جانبدارانہ حاقدانہ تصور کو تاریخ قصہ اور ناول کے ذریعہ عام کیا گیا اس کے مطابق فلمیں بنائی گئیں اور عالم اسلام کے سماجی سیاسی واقعات کو اسلام کی تعلیم اور خود ذات رسول کریم سے جوڑنے کی کوشش کی گئی اور نصاب تعلیم میں داخل کی گئیں صرف یہی نہیں بلکہ سیرت نبوی پر کام کرنے والے مصنفوں نے خود مسلم سیرت نگاروں اور مورخین نے انہیں کتابوں پر اعتماد کیا جس کی وجہ سے یورپ کے ساتھ ساتھ خود عالم اسلام میں سیرت نبوی کے تعلق سے غلط حقائق ومعلومات عام ہوگئیں اور مسلمان تعلیم یافتہ طبقہ اس سے متاثر ہوا۔

مستشرقین نے یہ کتابیں ایسے وقت میں تصنیف کیں کہ جب پوری دنیا پر مسلمانوں کو سیاسی غلبہ حاصل تھا اور دوسری طرف یورپ جہالت وگمراہی سے نکل کر روشنی کی جانب گامزن تھا اور مسلم فاتحین کا رعب ودبدبہ اس پر چھایا ہوا تھا اسی کے ساتھ ساتھ یورپ خانہ جنگی سے بھی دوچار تھا سوسالہ تیس سالہ دو سالہ اور تین سالہ جنگیں یورپین خانہ جنگی کی واضح مثالیں ہیں جن میں لاکھوں لوگوں کا قتل عام ہوا اور ان خون آشام خانہ جنگیوں کی وجہ سے زندگی سے مایوسی عام ہوگئی اور اسی کے ساتھ ساتھ مسلم فاتحین کی کامیابیوں اور اسلامی تہذیب وتمدن کے عروج کو دیکھ کر یورپ احساس کمتری کا شکار ہوگیا تھا اور اسلام اور

مسلمانوں کے خلاف کینہ وحسد' بغض وعناد پیدا ہوگیا' آپ ﷺ کے اہانت آمیز خاکوں کی اشاعت اور آپ کی سیرت مبارکہ کو غلط طریقہ سے پیش کیا جانا اس دشمنی وعناد کی واضح دلیل ہے۔

مغرب فطری طور پر بزدل اور کمزور ہے اور بزدل ہمیشہ دشنام طرازی کا سہارا لیتا ہے یورپین مورخین کی یہ کتابیں اس کا بین ثبوت ہیں جب کہ مسلمانوں کی فطرت جوانمردی' بہادری' کرم فرمائی اور کشادہ قلبی ہے اور بہادر کمزوروں کے ساتھ عفوودرگزر' عدل گستری' دلداری سے پیش آتا ہے' تاریخ اسلام میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔

یورپ نے مسلمانوں کے عہد اقتدار وغلبہ میں دو بدو جنگ کرنے کے بجائے مکروفریب' عیاری و مکاری' چالبازی' بہتان تراشی و افترا پردازی اور کذب بیانی کا راستہ اختیار کیا اور مسلمانوں کے خلاف فکری وتہذیبی جنگ چھیڑ دی۔

یورپ کی علمی بیداری کے اوائل میں اسلام کے تعلق سے ایک کتب خانہ وجود میں آیا' جس کا بیشتر حصہ سیرت رسول اکرم ﷺ سے متعلق تھا' لیکن یورپ نے اسلامی موضوعات پر تحقیق و ریسرچ میں اس حقیقت پسندی اور غیر جانبداری کا ثبوت نہیں دیا جو دوسرے علوم وفنون کے میدان میں نظر آتی ہے بلکہ اسلام کے تعلق سے اسی روش اور نہج پر قائم رہا جو صلیبی جنگوں کے زمانہ میں رائج تھا اور صلیبی عہد کے تصورات وخیالات کو یورپین اہل قلم جوں کا توں نقل کرتے آرہے تھے' حالانکہ بحث وتحقیق کی رو سے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یورپ دوسرے میدانوں کی طرح اس میدان میں بھی حقیقت پسندی اور غیر جانبداری کا ثبوت نہیں دیتا جو دوسرے علوم وفنون کے میدان میں نظر آتی ہے بلکہ اسلام کے تعلق سے اسی روش اور نہج پر قائم رہا جو صلیبی جنگوں کے زمانہ میں رائج تھا اور صلیبی عہد کے تصورات وخیالات کو یورپین اہل قلم جوں کا توں نقل کرتے آرہے تھے' حالانکہ بحث وتحقیق کی رو سے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ یورپ دوسرے میدانوں کی طرح اس میدان میں بھی حقیقت پسندی اور غیر جانبداری کا ثبوت دیتا' اس ضمن میں برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کا یہ بیان بڑی اہمیت کا حامل ہے جو اس نے انڈونیشیا کے اپنے حالیہ دورے میں دیا ہے کہ عالم اسلام اور مغرب کے تعلقات ماضی کی تاریخ پر قائم ہیں اور اب ماضی کو بھلا کر حال کی روشنی میں تعلقات استوار کرنا چاہئے۔

یورپ میں غیر جانبدار اور انصاف پسند اہل قلم بھی ہیں' جنہوں نے عام نہج سے ہٹ کر صداقت و سچائی کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ اور

مغرب فطری طور پر بزدل اور کمزور ہے اور بزدل ہمیشہ دشنام طرازی کا سہارا لیتا ہے یورپین مورخین کی یہ کتابیں اس کا بین ثبوت ہیں جب کہ مسلمانوں کی فطرت جوانمردی' بہادری' کرم فرمائی اور کشادہ قلبی ہے اور بہادر کمزوروں کے ساتھ عفوودرگزر' عدل گستری' دلداری سے پیش آتا ہے' تاریخ اسلام میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں۔

اسلام کے تعلق سے یورپ میں رائج غلط اور گمراہ کن تصورات کو بے بنیاد ٹھہرایا ہے لیکن یہ کتابیں یورپ میں رواج نہ پاسکیں' کیوں کہ آج بھی اسلام کے تعلق سے اہل یورپ کے ذہن ودماغ مسموم ہیں' اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے انصاف پسند مورخین آپ ﷺ کے فضل وکمال اور انسانیت پر آپ کے احسان کے معترف ہیں' مثال کے طور پر لامرٹائن' ڈیورانٹ' ٹوماس کارلائل' جاک ریسلر' ہوبرٹ جارج ویلس اور ہنری جیسے اہل علم اور دانشوروں نے اپنی کتابوں میں آپ ﷺ کی انسانیت نوازی کا صاف لفظوں میں اعتراف کیا ہے' لیکن ناکام صلیبی جنگوں کے عہد سے اسلام سے بغض وعناد اور نفرت وعداوت کا جو ماحول چلا آرہا ہے اس کی وجہ سے وہی کتابیں مقبول عام ہوئی ہیں جن میں اسلام کے تئیں زہریلا مواد ہوتا ہے اور وقتاً فوقتاً یورپ میں اسلام اور نبی کریم ﷺ کے متعلق جو گستاخانہ اور اہانت آمیز لٹریچر شائع ہوتا ہے یا فنکار آپ ﷺ کے جو اہانت آمیز خاکے شائع کرتے ہیں' اس سب کی بنیاد وہی قدیم تصور ہے جو یورپی قوموں کے ذہنوں میں رچ بس گیا ہے اور یورپ کے نصاب تعلیم میں وہی کتابیں داخل ہیں جو اسلام مخالف اور گمراہ کن حقائق ومعلومات پر مشتمل ہیں' جس کی وجہ سے بچپن ہی سے ذہنوں میں اسلام اور نبی کریم ﷺ کی غلط تصویر قائم ہوجاتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل نبی انسانیت جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے اہانت آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد عالم اسلام میں زبردست احتجاج اور مظاہرے ہوئے تو یورپ کے فنکاروں نے اپنی گستاخی کا عذر پیش کیا کہ ان کے فکروخیال میں آپ ﷺ کا ایسا ہی تصور بٹھایا گیا ہے' پیغمبر انسانیت ان کی تحقیق ومعلومات کے مطابق ویسے ہی تھے' جیسا انہوں نے ان کارٹونوں میں دکھایا ہے اور ان کا یہ اقدام اظہار رائے کی آزادی پر مبنی ہے جو یورپ میں سب کو حاصل ہے' لندن سے شائع ہونے والے میگزین ''ایکنامسٹ'' نے لکھا ہے کہ مستشرقین کی کتابوں میں اس سے بھی زیادہ افسوسناک اور اہانت آمیز خیالات ملتے ہیں اس میگزین نے مستشرقین کے بدترین تصورات کے نمونے بھی شائع کئے ہیں' مستشرقین کے جواب میں مسلم سیرت نگاروں نے جو کتابیں تصنیف کی ہیں' ان اہل مغرب کے اسلام کے تئیں بغض وعناد اور عداوت و

دشمنی کی مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

مسلم اہل قلم اور مفکرین کو چاہیے تو یہ تھا کہ وہ یورپ کی اس علمی وفکری یلغار کا مقابلہ کرتے' لیکن افسوس کہ وہ اپنی تمام تر توجہات یورپ کے عسکری حملے کے دفاع میں صرف کرنے کی وجہ سے اس بھیانک فکری وعلمی یورش پر توجہ نہ دے سکے' حالانکہ یورپ عالم اسلام پر اپنے استعماری حملے سے قبل ہی اس خاموش سنگین علمی وفکری جنگ کی ابتدا کرچکا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں نے سیرت نبوی پر ایک قیمتی ذخیرہ تیار کیا اور سیرت نبوی کا موضوع مسلم مصنفین کا پسندیدہ اور محبوب موضوع رہا ہے' اسی حب رسول اور ذات نبوی سے والہانہ تعلق و شیفتگی کے نتیجہ میں ان کے قلم سے ایسی نادر اور بیش قیمت کتابیں وجود میں آئیں' جن سے اہل ایمان کے قلوب عشق رسول کی روشنی سے منور وفروزاں ہوتے ہیں' اور ان کے دلوں میں حب رسول کی خاطر سب کچھ قربان کردینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے' پچھلے کچھ مہینوں میں اس جذبہ کا مظاہرہ ومشاہدہ خوب ہوا' پورا عالم اسلام رسول اللہ ﷺ کے اہانت آمیز خاکوں کے خلاف دیوانہ وار سڑکوں پر نکل آیا' لیکن مسلم مصنفین کی کتابیں مسلمانوں ہی کی زبانوں میں ہیں اور یقیناً ان کتابوں نے حب رسول اور اتباع سنت کے جذبہ کو خوب فروغ دیا' اسی طرح نعتیہ قصائد نے بھی مسلمانوں میں شوق وسرور اور عقیدت کے جذبات کو اور جلا بخشی ہے' لیکن یورپ کے نظریہ کو ان کتابوں کے ذریعہ نہیں بدلا جاسکتا' بلکہ یورپ کے تصورات کو اسی کی زبانوں میں سیرت پر لٹریچر پیش کرنے سے بدلا جاسکتا ہے' بعض اخباری رپورٹوں کے مطابق کارٹونوں کے خلاف ردعمل کے اثر سے یورپ میں سیرت نبوی کے متعلق کتابوں کی مانگ اتنی بڑھی کہ اس کو پورا کرنا مشکل ہوگیا ہے' لیکن افسوس یورپین زبانوں میں سیرت کا مواد کمیاب ہے۔

اس وقت عالم اسلام میں مختلف اسلامک سینٹرز' اکیڈمیاں' مسلم ادارے اور اسلامی مراکز ہیں' جو بحسن وخوبی دعوت وتبلیغ کا فریضہ انجام دے رہے ہیں' یقیناً یہ انتہائی اہم اور مبارک فریضہ ہے' اس کے ذریعہ ہزاروں لوگ راہ یاب ہورہے ہیں' لیکن اسلام اور سیرت نبوی کو علمی وفکری انداز میں پیش کرنا بھی وقت کا اہم فریضہ اور مسلمانوں کی اولین ذمہ داری ہے جو کسی طرح بھی دعوتی فریضہ سے کم اہمیت کی حامل نہیں' بلکہ تقریباً دونوں کی حیثیت یکساں ہی ہے' حالات کا تقاضا ہے کہ اسلامی نظام زندگی کی اہمیت و افادیت اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی تابناک حقیقی زندگی کو اہل یورپ کے سامنے علمی وعصری انداز میں پیش کیا جائے' ڈاکٹر یوسف قرضاوی نے بھی اس پہلو پر مسلم اہل قلم کی توجہ مبذول کرائی ہے' انہوں نے کہا کہ سیرت نبوی کی تدوین یورپ کی زبانوں میں ہونی چاہئے' سیرت نگاری کے میدان میں یہ ایک خلا ہے' اسے پُر کیا جانا چاہئے' اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے انہوں نے علمی نمونہ پیش کیا کہ انٹرنیٹ پر سیرت نبوی سے متعلق ایک ویب سائٹ شروع کردی' چنانچہ اسلامی اداروں کی اولین ذمہ داری ہے کہ تاریخ اسلام اور سیرت نبوی کے موضوع پر علمی انداز میں ایسی کتابیں تصنیف کریں جن میں ذات رسول کے متعلق کئے جانے والے تمام اعتراضات کا تشفی بخش اور قابل اطمینان جواب ہو' اسی کے ساتھ حالات اور یورپی مزاج ومذاق کا بھی بھرپور خیال رکھا گیا ہو' اس لئے کہ اس قسم کے شکوک وشبہات صرف غیر مسلموں کے ذہنوں ہی میں نہیں پائے جاتے بلکہ یورپ کی نئی نسل اور مغربی تعلیم یافتہ مسلم طبقے کے ذہنوں میں بھی یورپ کے گمراہ کن باطل نظریات کی وجہ سے نت نئے شکوک وشبہات نے جگہ بنالی ہے۔

اہانت آمیز خاکوں کے خلاف عالم اسلام میں آنے والی احتجاجی آندھیوں کے جھونکے تھم سے گئے ہیں' احتجاجی مظاہرین ذات نبوی سے متعلق اپنی عقیدت ومحبت اور جاں نثاری والفت کا ثبوت پیش کرچکے' اب ان ارباب علم وفضل اور اصحاب اختصاص کی باری ہے' جنہوں نے یورپ کو قریب سے دیکھا ہے اور وہاں کی تہذیب وثقافت اور زبانوں سے آشنا ہیں کہ وہ اس مشن کا بیڑا اٹھائیں اور سیرت رسول وتاریخ اسلام کو یورپ کے مزاج ومذاق کے مطابق پیش کریں' کیونکہ اسی طریقہ سے یورپ کے فکری انحراف کو راہ مستقیم پر لایا جاسکتا ہے اور یہ وقت کا ایک اہم اسلامی فریضہ ہے' جس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ (ترجمہ محمد وثیق ندوی)

بتانِ نو

مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے فرمایا: مغربی انسان نے ایک خدا کا دامن چھوڑ کر دوسرے سینکڑوں خداؤں کا دامن پکڑ لیا ہے' ایک حقیقی آستانہ سے سر اٹھا کر وہ تمام آستانوں سے بے نیاز ہوسکتا تھا' مگر ہر سنگِ آستانہ پر وہ اپنی پیشانی رگڑ رہا ہے' ایک خدا کو چھوڑ دینے کی سزا خدا کی طرف سے یہی ملی ہے' یہ "ارباب" بڑی تعداد میں مغرب پر مسلط ہیں اور ساری مغربی دنیا ان کے پنجۂ غضب میں گرفتار ہے' یہ کہیں سیاسی سردار ہیں' کہیں اقتصادی دیوتا' کہیں اپنے تراشے ہوئے معیار زندگی...... ان "بتانِ نو" میں خاکِ وطن کا بھی ایک بڑا بت ہے' جو ہمیشہ خون کا نذرانہ اور انسانی جانوں کی بھینٹ چاہتا رہتا ہے' انہیں میں ایک بڑا بت پیٹ ہے جس کی بندگی میں بیسویں صدی کا انسان رات دن لگا رہتا ہے' لیکن پھر بھی وہ اس سے راضی نہیں۔

تیسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس

مدرسہ مصباح العلوم جامع مسجد شادی پلی (تھر پارکر)

رپورٹ: خان محمد صابری

حضرت مولانا نور محمد قرانی کی زیر صدارت ۲۶/رجب بروز ہفتہ میں دن دس بجے' قاری عبدالرحمن نہڑی کی تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا' عبدالمجید عابد نے نعت شریف پڑھی' اس موقع پر مولانا محمد علی صدیقی نے مجاہدانہ خطاب کرتے ہوئے قادیانیت کے دجل و فریب سے سامعین کو آگاہ کیا' انہوں نے اسلام دشمن سازش کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ اس دور میں کفر' مسلمانوں میں اقتصادی ترقی کے بہانے آپس میں خانہ جنگی اور بے دینی پھیلا رہا ہے' جس سے ہر مسلمان کو بچنا ہوگا۔

مولانا محمد نذر عثمانی نے روح پرور خطبہ پڑھنے کے بعد کہا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے ایمان اور پوری کائنات کی جان ہیں' ان سے محبت کے تقاضے پورے رکھنا ہماری دینی ذمہ داری ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے اس لئے معراج کروایا تا کہ دنیا والوں کو معلوم ہو جائے کہ جیسے عرش پر تمام بلندیوں کی انتہا ہوتی ہے' اسی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی پر شان رسالت کی انتہا ہے' گزشتہ نبیوں میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے اس دنیا میں نازل ہو کر وہ بھی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع' تابعداری فرمائیں گے' جب سچے نبی کے لئے بھی اب دعویٰ نبوت کی گنجائش باقی نہیں تو قادیان کے کانے دجال مرزا غلام احمد قادیانی' ایران کے بہاء اللہ' بلوچستان کے ذکری [illegible] کے گوہر شاہی کے لئے کیسے گنجائش ہو سکتی ہے؟ اس کے بعد مولانا محمد ابراہیم مہر نے اپنے مخصوص انداز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرمائی اور سامعین کو اپنے میٹھے انداز سے محظوظ کیا اور مسلمانوں کو شفیق پیغمبرؐ کی سچی غلامی کرنے کی دعوت دی' اس کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا غلام محمد سومرو نے اپنے دانشورانہ خطاب میں عظمت قرآن اور دین کی خاطر قربانی دینے والوں کے واقعات سنا کر ایمان کو تازہ کیا' انہوں نے کہا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا آپریشن حکومت کی بے دینی کا ثبوت ہے' حکومت کی طرف سے انتہا پسندی اور دہشت گردی کا پروپیگنڈا علماء کرام اور طلباء دینیہ کے خلاف سراسر یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی' منصوبہ بندی کی تکمیل کی خاطر ہو رہا ہے' چند ٹکوں کی خاطر حکمران بک بچے ہیں' ان کی مثال اس طرح ہے کہ ایک گوٹھ میں ہندو دکاندار تھا' اس نے مسجد کے امام صاحب کا کام کرنے سے انکار کیا تو اس نے جمعہ کے خطاب میں لوگوں میں اعلان کر دیا کہ آپ کے گوٹھ والا دکاندار وہابی ہو گیا ہے' ان سے لوگوں نے سامان خریدنا چھوڑ دیا' کیونکہ اس دور میں ''وہابی'' لفظ کے خلاف اتنا پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا کہ ہر ایک آدمی اس نام سے ہی نفرت کرنے لگا تھا' چنانچہ ہندو دکاندار نے چند دن انتظار کرنے کے بعد گوٹھ والوں سے پوچھا کہ آپ میری دکان سے سامان خریدنا کیوں چھوڑ گئے ہو؟ گوٹھ والوں نے بتایا کہ ہمارے امام صاحب نے کہا ہے کہ آپ وہابی ہو گئے ہیں' اس لئے ہم آپ سے نفرت کرتے ہیں' اس ہندو نے کافی سمجھایا کہ اس کا وہابی اور سنی سے کیا واسطہ؟ وہ تو ہندو ہے لیکن گوٹھ والوں نے نہیں مانا' بالآخر ہندو دکاندار نے مجبور ہو کر امام صاحب کو کہا کہ یہ ہدیہ قبول کریں اور آئندہ آپ کو سامان مفت دیتا رہوں گا' آپ مہربانی فرما کر میرے اوپر سے وہابی والا ٹھپہ ختم کروائیں' امام صاحب نے آئندہ جمعہ پھر اعلان کر دیا کہ ابھی دکان

فضائل رمضان

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی رات میں ایک مومن بندہ نماز پڑھتا ہے' جس نماز کے ہر سجدہ پر اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک اتنا بڑا گھر بنایا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں' اور ہر دروازے پر سونے کا ایک محل ہوتا ہے (یعنی گویا ساٹھ ہزار محل بنائے جاتے ہیں) اور پورے ماہِ رمضان میں کسی بھی وقت خواہ رات ہو یا دن' اگر سجدہ کرے تو اس کو ایک اتنا بڑا درخت ملتا ہے جس کے سائے میں سوار پانچ سو سال تک دوڑتا رہے۔ (الترغیب والترہیب ج:۲' ص:۹۳)

والا کنٹرول وہاں نہیں' بلکہ سنّی بن چکا ہے' اس سے سامان لیتے رہیں تو ہماری حکومت اور نا سمجھ عوام بھی اسی طرح قرآن پڑھنے والوں کو دہشت گرد' انتہا پسند اس لئے سمجھ رہے ہیں تا کہ وہاں سے ان کو ڈالر مل رہے ہیں' ورنہ طلباء' علماء' مدارس میں چوبیس گھنٹے قرآن وحدیث کا علم پڑھنے پڑھانے والے ہیں۔

قاری کامران احمد نے اپنی سحر بیانی سے سامعین کو عظمت قرآن کے سلسلہ میں آگاہ کیا اور حاضرین کو مبارکباد دی کہ ہم اس کتاب کو پڑھتے ہیں جس کی تلاوت سب سے پہلے خداوند کریم نے فرمائی' پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے گزر کر یہ نعمت ہمارے پاس پہنچی ہے' دنیا کی تمام ڈگریاں مرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں' لیکن قرآن کریم کی ڈگری ایسی لاجواب ہے کہ مرنے کے بعد قبر' حشر کی ہولناکیوں میں سہارا بن کر جنت میں داخل کرواتی ہے' اس لئے ہم مسلمان اپنا سب کچھ چھوڑ سکتے ہیں' قرآن مجید کا دامن کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ آخر میں مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا عبدالغفور قاسمی اسٹیج پر تشریف لائے تو قاری کامران احمد کو اپنا بیان جاری رکھنا دشوار ہو گیا' کیونکہ شیخ الحدیث کے استقبال میں لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور نعروں کی گونج میں اپنے بزرگ رہنما کا استقبال کیا' سائیں قاسمی مدظلہ کے بیان شروع ہوتے ہی حاضرین ہمہ تن گوش ہو گئے' سائیں قاسمی صاحب نے معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع کو جیسے ہی شروع کیا اور سفر معراج کی حکمت پر بحث کی تو علماء کرام بھی حیران رہ گئے' سائیں قاسمی نے فرمایا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات رب کریم کی ملاقات کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے تو حضرت موسیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نو مرتبہ واپس فرمایا' اس میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ حضرت موسیٰ کو مزہ آ رہا تھا کہ کیونکہ کوہ طور پر وہ خدا کا دیدار نہ کر سکے' اب جو خدا کا دیدار کر کے آ رہا ہے ان کا دیدار کر کے اپنی پیاس بجھائی اور فرمایا کہ "اسریٰ بعبدہ" میں اللہ پاک نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی پسندیدہ صفت کو بیان فرمایا ہے اور ضمیر کی نسبت اللہ پاک نے اپنی ذات کی طرف کی ہے' تا کہ پوری انسانیت کو شرف مل جائے جیسے بیت اللہ کا نام صرف کعبہ کے لئے استعمال ہوتا ہے' حالانکہ تمام مساجد اللہ کا گھر ہیں' اسی طرح اللہ پاک نے عبدیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب فرما کر بتلایا کہ حضور میرے بندے ہیں جسے دیکھنا ہے دیکھ لے' دیکھتے دیکھتے تھک جاؤ گے لیکن کوئی عیب نظر نہیں آئے گا' بلکہ خدا کی قدرت کا سراپا نقش ہی نظر آئے گا جو کچھ وہ فرماتے وہ بالکل سچ حق ہوگا' کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنا "عبد" بنایا ہے' یعنی ویسے تو سارے انسان خدا کے بندے ہیں' لیکن رب تعالیٰ نے نمونہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو قرار دیا ہے' اس سے تاجدار ختم نبوت کی رفعت شان کی طرف اشارہ ہے جسے عالمگیر رسالت و نبوت عطا ہوئی اب کسی کی ضرورت نہیں ہے' مزید فرمایا کہ دینی مدارس کا کردار یہ ہے کہ وہ معاشرہ کو کامل انسان فراہم کرتے ہیں جس کی سند حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالی تک جا کر ملتی ہے' شیخ الحدیث نے فرمایا کہ بے دین حکمران دنیوی تعلیم پر ناز کر رہے ہیں' اسے روشن خیالی سے تعبیر کر رہے ہیں' جن کی نسبت و سند بش اور ٹونی سے ملتی ہے' لیکن ہمیں ناز ہے کہ ہماری نسبت و تعلق حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جا کر ملتا ہے' انہوں نے فرمایا کہ ہمارے حکمرانوں کو سوچنا چاہئے کہ یہود و نصاریٰ صرف مسلمانوں کے خلاف کارروائی کیوں کر رہے ہیں؟ عراق' فلسطین' کشمیر' افغانستان' برما اور دیگر ممالک میں صرف اور صرف مسلمانوں کے خلاف ظلم ہو رہا ہے' یہ بین ثبوت ہے کہ وہ دراصل اسلام کے دشمن ہیں' ان کا ساتھ دینا کھلے عام اسلام سے بغاوت ہے اور اسی طرح مسلمان اگر خودکش حملہ کر رہے ہیں تو وہ بھی مجبوراً کروایا جا رہا ہے' جیسے اگر کسی کے گھر کو معصوم بچوں سمیت تباہ کیا جائے تو ان کے پاس سوائے اس کے کیا باقی رہ جاتا ہے ان کے دل پر کیا گزرتا ہوگا اس طرف کیوں نہیں دیکھتے؟ فرمایا کہ دین کی اتباع میں سکون واطمینان ملتا ہے اس دور میں اگر دشمنان دین مدارس و مساجد اور دین والوں کے خلاف اپنی طاقت استعمال کر رہے ہیں تو سچے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی غیرت ایمانی کو جگائے اور کم از کم مدارس و مساجد کو آباد کرنے والا بن جائے' پکا نمازی بن جائے' اپنی اولاد کو قرآن کا حافظ و عالم بنائے تا کہ دشمنوں کا منصوبہ ناکام ہو اور شعائر اسلام کا بول بالا ہو۔

آخر میں مدرسہ مصباح العلوم میں سات فارغ ہونے والے حفاظ کی تقریب دستار بندی ہوئی' جس میں مقامی علماء کرام نے حصہ لیا' مولانا نور محمد جھبیرو قرائی' مولانا محمود چھوڑ' مولانا محمد ابراہیم اور مولانا دین محمد ناظم مدرسہ ہذا شریک ہوئے۔ حفاظ کرام کو مدرسہ کمیٹی نے قرآن مجید تحفتاً دیے جو جہانگیر بلوچ' محمد افضل بھٹی' محمد اکرم والا' محمد ادریس عبدالخالق اور احمد علی آرائیں کی طرف سے تھے' اسٹیج پر مجاہد ختم نبوت پروفیسر محمد یعقوب آرائیں بھی موجود تھے۔ بعد میں شیخ الحدیث سائیں قاسمی صاحب کی تفصیلی دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ کانفرنس میں عمرکوٹ' چھوڑ' زبیرتی' ہتھوڑو' عبداللہ آباد' قیرائی سے لوگ قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے' جس کے لئے مولانا دین محمد' حافظ خالد' عبدالعزیز کھوڑی' ماسٹر عبدالعزیز' ملک شفیع محمد' ولایت شاہ اور مدرسہ مسجد کمیٹی کے اراکین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر مولانا نور الدین نے انتھک کوشش فرمائی۔

☆☆..........☆☆

خبروں پر ایک نظر

قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے: مفتی شہاب الدین پوپلزئی

پشاور (خصوصی رپورٹ) ٹاؤن ۳ کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ”ماہانہ درس قرآن حکیم“ آ جینی کی مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوا‘ جس میں امیر مجلس مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی‘ حاجی نظام اللہ اور عنایت گل نے شرکت کی۔ حافظ عابد کی صدارت میں تلاوت قرآن حکیم کے بعد مفتی پوپلزئی نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے کہا کہ ہمارے اکابر نے بحیثیت جماعت وطن کی آزادی اور حکومت برطانیہ کے خلاف جدوجہد میں بھرپور انداز میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی‘ قید و بند اور ہر قسم کی مشکلات‘ تکالیف کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور آج بھی یہ بات ہمارے ہی اکابر کے متعلق کہی جاتی ہے کہ ان کی زندگی کچھ جیل میں اور کچھ ریل میں گزری‘ الحمدللہ! ان اکابرین کے خدام اپنے اسلاف کے طریقہ کار کو مشعل راہ بناتے ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا پرچم اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ملت اسلامیہ کے عظیم قائد مرشد العلماء والصلحاء حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ فاضل دیوبند امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ کی سرپرستی اور ان کی قیادت میں منکرین ختم نبوت قادیانی غیر مسلموں کے کفریہ ارتداد سے امت مسلمہ کے ایمانوں کو بچانے کی خاطر مجلس کے مبلغ اور علماء کرام اہل اسلام کے مکمل تعاون سے اندرون اور بیرون ملک فریضہ تبلیغ ادا کرنے میں شب و روز سرگرم عمل ہیں اور ان شاء اللہ قادیانیت کے کفر کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

مفتی پوپلزئی نے آیات قرآن حکیم اور احادیث نبویہ کے ساتھ واضح کیا کہ ہمارے آقا سید الکونین امام الانبیاء محمد عربی (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم‘ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والا اور اس کے پیروکار مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور رسول عربی خاتم النبیین کے ارشاد کے مطابق آپ کی امت میں تیس بڑے دجال اور کذاب مدعیان نبوت پیدا ہوں گے انہی کذابوں میں سے قادیان کا بدکردار‘ بدصورت‘ بشر کی جائے نفرت‘ مرزا غلام احمد قادیانی تھا‘ اس قادیانی کے فتنہ ارتداد کے خلاف آج ہم اس مسجد میں جمع ہوئے ہیں‘ مفتی پوپلزئی نے مرزا کذاب قادیان کے کفریہ عقائد بیان کرتے ہوئے کہا کہ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں نے دین کو ایک کھیل اور تماشہ بنایا ہوا ہے۔ نبوت اور رسالت کے ارفع اور اعلیٰ مقام کو ظلی بروزی اور کسی رنگ دے کر مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکا ڈالنے کی سعی نامراد کررہے ہیں‘ ختم نبوت کا انکار‘ قادیانی نبوت کا اقرار‘ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا انکار‘ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے‘ ظلم کی حد ہے کہ اللہ جل شانہ کی گستاخیاں‘ انبیاء علیہم السلام کی شان اقدس میں خرافات اور پھر سید الکونین امام انبیاء خاتم النبیین محمد عربی (فداہ ابی و امی) صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بکواس کا وہ طوفان بدتمیزی جس کی ابوجہل اور شیطان لعین بھی جرأت نہ کرسکا اور اس پر پاکستان کے کلیدی عہدوں پر قبضہ کرتے ہوئے پاکستان کے آئین جس میں قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت ہوچکی ہے اور اس کفر کا پرچار آئین سے بغاوت کے زمرے میں آتا ہے اور قانون کی اس خلاف ورزی پر حکومت کی خاموشی سمجھ سے بالا ہے‘ اس قسم کی حرکتیں ناقابل برداشت ہیں۔ مفتی پوپلزئی نے کہا کہ ایسے حالات میں بحیثیت مفتی میں یہ شرعی فتویٰ دیتا ہوں کہ مسلمان عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی ثبوت دیتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں‘ یہ بائیکاٹ ہر کلمہ گو مسلمان پر فرض ہے۔ مفتی پوپلزئی نے مسجد میں اور مسجد کے احاطہ سے باہر جمع مسلمانوں سے دریافت کیا کہ کیا وہ سب بائیکاٹ کے لئے تیار ہیں؟ تو سب مسلمانوں نے اللہ اکبر‘ ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں ہاتھ اٹھا کر قادیانیوں سے ہر قسم کے بائیکاٹ کا اعلان کیا‘ مفتی پوپلزئی نے کہا کہ ہم غیر قانونی اقدامات سے گریز کرتے ہوئے‘ قانونی حدود کے اندر رہ

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

ہوئے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی اس مہم کو جاری رکھیں گے۔ آخر میں مفتی پوپلزئی نے مسئلہ جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے مرزا قادیانی کے اس اعلان کی دھجیاں اڑائیں جس میں مرزا قادیانی نے جہاد کو حرام قرار دینے کا اعلان کیا ہے‘ جہاد ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہ ایسی سنت ہے کہ اس کی مثال کسی اور مذہب میں قطعی نہیں اور جہاد میرے آقا کے فرمان کے مطابق قیامت تک جاری رہے گا‘ جہاد مظلوم کی حمایت اور امداد کے لئے فرض کیا گیا ہے‘ قبلہ اول پر یہودیت کا قبضہ‘ مکہ مکرمہ مدینہ طیبہ پر حملے کی دھمکی‘ کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی پکار پر بھی اگر کوئی جہاد کے متعلق کسی بھی قسم کا انکار کرے یا رکاوٹ بنے تو پھر اس کے ایمان میں شک ہے‘ مفتی پوپلزئی نے زور دے کر کہا کہ حالات اور واقعات کا تقاضا ہے کہ مسلمان مکمل اسلامی اتحاد کو قائم کرتے ہوئے ایک سیسہ پلائی دیوار کی صورت متحد ہو کر کفر کے مقابلہ میں جہاد کی تیاری کریں‘ موجودہ حالات میں جہاد ہی میں اسلام کی حفاظت اور ملک کی بقا کا راز پوشیدہ ہے‘ آخر میں دعا کی گئی اور آئندہ ماہانہ درس قرآن سعید ڈھیری میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا‘ اجلاس میں مجلس کا مطبوعہ لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا۔

عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کا اولین فرض ہے: مولانا نورالحق نور

پشاور (نامہ نگار) جامع مسجد مولانا عبیداللہ چترالی شہید‘ سول کوارٹرز میں نماز عصر کے بعد اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مجلس پشاور کے ناظم اعلیٰ مولانا نورالحق نور نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان کے ایمان کی اولین ترجیح ہے‘ اس علاقہ میں قادیانی اپنے مرزوائرے میں نوجوان مسلمانوں کو مختلف حیلے بہانوں سے لے جا کر مرتد بنانے کی کوشش کرتے ہیں‘ جس میں وہ الحمدللہ! کامیاب نہیں ہوسکتے پھر بھی ہمارے لئے ضروری ہے کہ علاقہ کے علماء کرام اور دیندار مسلمان نوجوانوں کو مرزائیت کے ارتداد سے بچانے کی سعی اور کوشش کریں‘ اگر اس سلسلہ میں ذرہ بھر بھی کوئی کوتاہی کی گئی تو روز محشر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی ہوگی۔ آقا عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا آسان ذریعہ دنیا میں یہ ہے کہ ہم آپ کی ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کی خاطر کوشش اور سعی کریں‘ انشاء اللہ یہ سعی اور کوشش قیامت میں شفاعت رسول کا ذریعہ ہوگی۔ مولانا نے قادیانی لٹریچر سے قادیانیوں کے کفریہ عقائد پر سیر حاصل تبصرہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی کا کفر اتنا واضح ہے کہ قومی اسمبلی میں قادیانی جماعت کے سربراہوں کی موجودگی میں ان کے کفریہ عقائد پر بحث ہوئی‘ جس بنا پر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ مولانا نے کہا کہ اس سلسلہ میں مجلس علاقہ کے مسلمانوں کو دعوت دیتی ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام ملت اسلامیہ کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے‘ اس غیر سیاسی اور مذہبی پلیٹ فارم سے ختم نبوت کا پیغام اور قادیانیت کا کفر آشکار کرنا سب مسلمانوں کا فرض ہے‘ آپ حضرات کے ادنیٰ اشارہ پر مجلس کے رضاکار ہر قسم کے تعاون کے لئے حاضر ہیں‘ لوگوں نے مجلس کے پروگرام سے خاصی دلچسپی کا اظہار کیا اور تعاون کی یقین دہانی کرائی‘ پروگرام کے اختتام پر تحفظ ناموس رسالتؐ کے عنوان پر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

روزہ کا مقصد

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس انسانی خواہشات اور عادتوں کے شکنجے سے آزاد ہو سکے‘ اس شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو اور اس ذریعہ سے وہ سعادت ابدی کے گوہر مقصود تک رسائی حاصل کر سکے اور حیات ابدی کے حصول کے لئے اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے‘ بھوک اور پیاس سے اس کی ہوس‘ تیزی اور شہوت کی حدت میں تخفیف پیدا ہو اور یہ بات یاد آئے کہ کتنے مسکین ہیں جو نان شبینہ کے محتاج ہیں‘ وہ شیطان کے راستوں کو اس پر تنگ کر دے اور اعضاء و جوارح کو ان چیزوں کی طرف مائل ہونے سے روک دے جن میں اس کی دنیا و آخرت دونوں کا نقصان ہے‘ اس لحاظ سے یہ اہل تقویٰ کی لگام‘ مجاہدین کی ڈھال اور ابرار و مقربین کی ریاضت ہے۔“

بقیہ: اسلامی اعتدال پسندی کا امریکی معیار

مساجد کے کردار سے خوف:

رپورٹ کا پہلا باب یعنی مقدمہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ مسلمانوں کو مسجد سے دور رکھا جائے کیونکہ مسجد ہی وہ منبر ہے، جس سے مسلم امہ اپنے دینی معاملات میں رہنمائی حاصل کرتی ہے، اور اگر مسجد کے کردار کو مسخ کر دیا گیا تو گویا اسلامی شریعت کا دائرہ کار از خود محدود ہو کر رہ جائے گا، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لئے ان مبلغین کی مدد کرنا ضروری ہے جو مسجد کے باہر سے اپنی نام نہاد مذہبی سرگرمیاں جاری رکھتے ہیں، اسی کے ساتھ ساتھ اسلامی جماعتوں کو فراہم کی جانے والی مالی امداد کی روک تھام ضروری ہے تاکہ ان کی سرگرمیاں محدود ہو کر رہ جائیں اور امریکا کی جانب سے مراعات یافتہ اعتدال پسند یا تقلیدی اسلام کو ماننے والا گروپ پروان چڑھ سکے۔ واضح لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی بیخ کنی کے لئے ضروری ہے کہ خود مسلمانوں کے اندر اسلام دشمنی کی تخم ریزی کی جائے اور عام مسلمانوں کو اعتدال پسندی کے نام پر دین اسلام سے متنفر کیا جائے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ رپورٹ کا دوسرا باب سرد جنگ کے فلسفہ کو اپنانے پر زور دیتا ہے، جیسا کہ اس کا کامیاب تجربہ امریکا نے اشتراکیت کو زیر کرنے کے لئے سابقہ سویت یونین میں کیا، بایں طور کہ کمیونسٹوں کے ایک گروہ کے اندر اس اشتراکی فکر کے خلاف نفرت کی آگ بھڑکائی اور انہیں باہم دگر برسرپیکار کر کے اشتراکیت کے چڑھتے سورج کو ہمیشہ کے لئے روبہ زوال کر دیا۔

رپورٹ کا تیسرا باب اس امر کو زیر بحث لاتا ہے کہ اشتراکیت کے خلاف سرد جنگ میں استعمال کئے گئے حربے اور وہ حربے جو آج اسلامی فکر کو...... نعوذ باللہ...... صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے استعمال ہو رہے ہیں کے مابین کیا بنیادی فرق یا یکسانیت ہے؟ رپورٹ اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ جس طرح سے اشتراکیت کے ساتھ تصادم کی نوعیت فکری تھی بالکل اسی طرح آج مغرب اور اسلام کے مابین محاذ آرائی اسی فکری انداز کی ہے اور جب تک مسلمانوں کو فکری طور پر زیر نہیں کیا گیا انہیں سیاسی و عسکری میدان میں شکست دینا امر محال ہوگا۔

رپورٹ کی روشنی میں جہاں تک اشتراکی نظام اور اسلامی فکر کے مابین اختلاف کی بات ہے وہ یہ کہ اشتراکیت کے مقاصد واضح تھے جس کی بیخ کنی قدرے آسان تھی، اس کے برخلاف اسلامی فکر کسی ایک گروہ یا جماعت تک محدود نہیں کہ ان کو ہدف بنا کر ان کے خلاف محاذ آرائی کی جا سکے، رپورٹ کی سب سے اہم سفارش یہ ہے کہ ان اسلامی ممالک کے ساتھ براہ راست تصادم نہ کیا جائے، جن کے ساتھ امریکا کے سیاسی اور اقتصادی مفادات وابستہ ہوں، شاید یہی وجہ ہے کہ باوجود یکہ سعودی عرب میں پائی جانے والی وہابی یا سلفی فکر کو امریکا مغربی افکار کے خلاف سب سے زیادہ خطرناک تصور کرتا ہے، لیکن چونکہ سعودی عرب اور پڑوسی دیگر خلیجی ریاستوں کے ساتھ پٹرول کی صورت میں امریکا کا بہت بڑا مفاد وابستہ ہے، لہٰذا ان ممالک کے ساتھ براہ راست تصادم امریکی حکومت کے مفاد میں نہیں، بلکہ ان ممالک پر فکری یلغار ہی کے ذریعہ امریکی اثر و رسوخ کو باقی رکھا جا سکتا ہے، شاید یہی بنیادی سبب ہے کہ رپورٹ ہذا صراحت کے ساتھ ذکر کرتی ہے کہ عالم عرب میں جمہوریت کے فروغ کے لئے امریکا کو خاصی دشواریوں کا سامنا ہے یا صحیح معنوں میں ان ممالک میں جمہوریت کا قیام امریکی مفاد کے ساتھ براہ راست متصادم ہے۔

پانچویں باب میں امریکا بہ صراحت یہ اعتراف کرتا ہے کہ ماضی میں اس نے اردن اور مغرب (مراکش) کی اعتدال پسند قوتوں کی تائید و حمایت کی (جن میں حزب العدالۃ والتنمیۃ جیسی سیاسی پارٹیاں سرفہرست ہیں) لیکن بقول رپورٹ "افسوس اس بات کا ہے کہ جنہیں اعتدال پسند سمجھا گیا وہ کچھ اور نکلے۔" اسی کے ساتھ یہ تحقیقی رپورٹ اس بات پر بھی زور دیتی ہے کہ تیل کی دولت سے مالا مال خلیجی ممالک پر کس انداز سے دباؤ ڈالا جائے کہ فکری اعتبار سے وہ امریکی اعتدال پسندی کو گلے لگا لیں۔

علاوہ ازیں رپورٹ ہذا میں بعض عرب اور خلیجی ممالک میں پائے جانے والے اعتدال پسندوں کی ایک فہرست پیش کی گئی ہے، جن کو امریکا کی ایجنٹی پر آمادہ کرنا آسان ہوگا، اس مقصد کے حصول کے لئے ایسے نام نہاد اعتدال پسند ٹی وی چینل کا اجراء از حد ضروری ہے جو مغرب کے ساتھ تعایش (Co-exixtence) کی ترویج و تبلیغ کے فریضے کو بخوبی انجام دے سکے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یہ رپورٹ اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے بہت خطرناک اغراض و مقاصد کی حامل ہے، جس میں صحیح اسلامی افکار کی جس جارحانہ انداز میں مذمت کی گئی ہے کسی صاحب غیرت مسلمان کے ضمیر کو جھنجوڑنے کے لئے کافی ہے، اس رپورٹ کا لب لباب ان وسائل کو زیر بحث لاتا ہے جن کے ذریعہ مسلمانوں کو سوشل ازم یا الحاد کے راستے پر گامزن کرنا ہے، اس چھوٹے سے مضمون میں اس خطرناک رپورٹ کے اندر جس انداز سے اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے زہر افشانی کی گئی ہے کو سمونا دشوار گزار ہے، مگر اس رپورٹ کے مرتب کا یہ قول: "اس کا مقصد اسلام اور مغرب کے مابین براہ راست تصادم نہیں، بلکہ عالم اسلام کو آپس میں برسرپیکار کرنا ہے۔" ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لئے کافی ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند)

ماہ صیام

مسلم غازی

مبارک ہو مہینہ خیر کا ماہِ صیام آیا! زہے تقدیر یہ سارے مہینوں کا امام آیا

جھکاؤ سر عبادت کا مہینہ آن پہنچا ہے صفیں باندھو پئے سجدہ کہ یہ ذی احترام آیا

اترتے ہیں زمیں پر صف بہ صف زمرے ملائک کے مبارک ساعتیں لے کر مہینہ ذوالکرام آیا

ہر اک سُو دور دورہ تھا جہاں میں تیرہ بختی کا مٹانے ظلمتوں کو عرش سے حق کا کلام آیا

بقدرِ تشنگی پائی ہے مے ایمان والوں نے بقدرِ ظرف ان کے واسطے رحمت کا جام آیا

سحر کے وقت اٹھے سنتِ سرورؐ ادا کرلی کیا افطار روزہ خیر سے جب وقت شام آیا

گئے گیارہ مہینے اب نزولِ فضلِ باری ہے برائے امتِ مرحوم بخشش کا پیام آیا

سنایا تو نے مژدہ نعمتوں کا اہل ایماں کو
جزاک اللہ غازیؔ تا بہ لب حسنِ کلام آیا!

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 و 2-927 الائیڈ بینک جوری ٹاؤن برانچ

ترسیلِ زر کا پتہ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے